ہفت روزہ

عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کا ترجمان

ختم نبوۃ

انٹرنیشنل

جلد نمبر ۹، شمارہ نمبر ۳۶

KHATME NUBUWWAT

(AN INTERNATIONAL WEEKLY MAGAZINE)

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے سفر معراج میں کیا کیا دیکھا؟

ایک اہم ترین انٹرویو

جاپان میں دس ہزار پاکستانی

مسلمانوں کی واحد نمائندہ تنظیم

پاکستان ایسوسی ایشن کے راہنما کیا کہتے ہیں؟

جاپان میں قادیانی سفیر کی آمد سے

قادیانی تنظیم فعال ہوگئی

پاکستانی مسلمانوں کو بدنام کیا جارہا ہے

اور ان کا امیج خراب کیا جارہا ہے۔

خاتم النبیین کے معنی

مرزا قادیانی کی نظر میں

مولانا ثناء اللہ امرتسری اور فتنۂ قادیانیت۔ دلچسپ لطائف

مناظر اسلام

حضرت مولانا

لال حسین اختر رحمۃ اللہ علیہ کی

مسئلہ ختم نبوت پر

ایک نشری تقریر

اہم عہدوں پر مرتدوں کا تقرر

سینٹ کمیٹی کی سفارش

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے سفرِ معراج میں کیا کیا دیکھا؟

فاعتبروا یا اولی الابصار

از : مولانا قاضی محمد اسرائیل گرنگی ، مانسہرہ

حضرت نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے سفر معراج کے واقعات اور حالات مختلف کتب میں مختلف حضرات نے اپنے اپنے انداز میں لکھے ہیں اس وقت میرے سامنے حضرت سیدنا عبد اللہ بن عباس رضی اللہ عنہ کی واقعہ معراج پر لکھی ہوئی کتاب "الاسراء والمعراج" ہے جس میں حضرت عبد اللہ بن عباس رضی اللہ عنہ نے واقعہ معراج کو بڑے پیارے اور دلچسپ انداز میں لکھا ہے میں اسی کتاب کا اردو ترجمہ کر کے قارئین کرام کے سامنے پیش کرنے کی کوشش کروں گا۔ یاد رہے کہ میں خاص خاص واقعات و حالات نقل کر رہا ہوں جس میں ترتیب کو ملحوظ نہیں رکھا۔

بدکار عورتوں کا حال

میں نے جہنم میں کھجور کی طرح لمبے لمبے سانپ اور خچر کی طرح بچھو دیکھے آپ نے مزید فرمایا میں نے اس میں ستر ہزار سخت سرد کنویں دیکھے اور میں نے اس میں غمگین اور رونے والی عورتیں دیکھیں جو چیخ و پکار کر رہی تھیں سگان کی ایک زنجیر سی جاتی تھی اور وہ آہ و فغاں کر رہی تھیں مگر ان کی پرواہ نہیں کی جاتی تھی میں نے پوچھا اے برادرم جبرئیل علیہ السلام یہ کون عورتیں ہیں فرمایا یہ وہ عورتیں ہیں جو اپنے خاوند کا چھوڑ کر دوسروں کے پاس بن سنور کر جاتی تھیں۔

خاوند کی توہین کرنے والی عورتوں کا حال

میں نے ایسی عورتیں بھی دیکھیں جن پر کولتار کا لباس تھا اور ان کی گردنوں میں زنجیریں اور طوق تھے میں نے پوچھا اے برادرم جبرئیل علیہ السلام یہ کون ہیں؟ تو انہوں نے بتایا کہ یہ اپنے خاوند کی توہین کرنے والی ہیں۔ ان میں سے کوئی اپنے خاوند کو کہتی کہ تیرا چہرہ کیسا بھدا ہے، تیری شکل کیسی قبیح ہے، یہ کتنا بدبودار ہے انہیں یہ معلوم نہیں کہ جس ذات والا صفات نے تجھے پیدا کیا اسی نے اس مرد کو پیدا کیا ہے اور وہی معبود برحق اور واحد ہے۔

اپنے شوہروں کی نافرمان بیویوں کا حال

آپ نے فرمایا میں نے ایسی عورتوں کو بھی دیکھا کہ ان کے چہرے جلے ہوئے ہیں اور ان کی زبانیں لٹک کر ان کے سینے پر آئی ہوئی تھیں میں نے دریافت کیا اے برادرم جبرئیل علیہ السلام یہ کون عورتیں ہیں؟ تو انہوں نے بتایا کہ یہ وہ ہیں جو بلا وجہ اپنے خاوندوں سے طلاق کا مطالبہ کرتی تھیں۔

زانیہ عورتوں کا حال

اور میں نے آگ کے ایک صندوق میں بہری گونگی اور اندھی عورتیں دیکھیں جن کے دماغ سے نتھنوں کے راستے سے تیل کی شکل کی کوئی چیز بہہ رہی تھی اور ان کے باوجود جسم جذام اور برص کی بیماری کی وجہ سے پھٹے ہوئے تھے تو میں نے دریافت کیا کہ اے برادرم جبرئیل علیہ السلام یہ کون سی عورتیں ہیں تو انہوں نے بتایا کہ یہ زانیہ عورتیں ہیں جن کی اولاد زنا سے پیدا ہوئی۔

لواطت کرنے والے ملاؤں کا حال

میں نے منہ کے بل اوندھے مرد دیکھے ان کی پشت پر آگ کا بہت بڑا پتھر رکھا ہوا تھا فرشتے انہیں لوہے کے گرزوں سے مار رہے تھے میں نے پوچھا اے برادرم جبرئیل علیہ السلام یہ کون لوگ ہیں تو انہوں نے بتایا کہ یہ لواطت کرنے والے ملاں ہیں۔

خاوندوں سے زبان درازی کرنے والی عورتوں کا حال

میں نے ایسی عورتیں بھی دیکھیں جنہیں آگ کے تنور میں الٹے پاؤں لٹکایا ہوا تھا میں نے دریافت کیا کہ اے برادرم جبرئیل علیہ السلام یہ کون سی عورتیں ہیں؟ تو بتلایا کہ یہ اپنے شوہروں کو گالی گلوچ دینے والی عورتیں ہیں۔

شریر لوگوں کا حال

اور میں نے ایسے مرد اور عورتیں دیکھیں کہ ان کے سر جہنم کی آگ کے گھڑوں میں تھے اور ان پر نہایت گرم اور سرد پانی ڈالا جاتا جو انہیں جھلسا کر رکھ دیتا اور ان کا گوشت جل جاتا میں نے دریافت کیا کہ اے برادرم جبرئیل یہ کون لوگ ہیں؟ تو انہوں نے بتایا کہ یہ وہ لوگ ہیں جو لوگوں میں باہم دشمنی اور عداوت ڈالتے تھے

گانے بجانے والی عورتوں کا حال

اور میں نے آگ کی بیڑیوں کے ساتھ بندھی ہوئی عورتیں دیکھیں ان کے منہ کھلے ہوئے تھے اور ان کی پشتوں سے آگ کے شعلے نکل رہے تھے اور میں نے پوچھا کہ اے برادرم جبرئیل علیہ السلام یہ کون عورتیں ہیں تو انہوں نے بتایا کہ یہ گانے والی عورتیں ہیں جو توبہ کئے بغیر مر گئیں۔

سود خوروں کا حال

میں نے ایسے مرد اور عورتیں دیکھیں جنہیں خالص اور خون کی آمیزش والی پیپ پلائی جا رہی تھی اور جب کچھ پیپ ان کے پیٹوں میں پہنچتی تو ان کی جھریاں پھٹ جاتیں اور پھر وہ اپنی اصلی حالت پر لوٹ آتے، میں نے دریافت کیا کہ اے میرے بھائی جبرئیل علیہ السلام یہ کون لوگ ہیں تو انہوں نے بتایا کہ یہ سود کھانے والے ہیں۔

حرام پر مردوں کو جمع کرنے والی عورتوں کا حال

میں نے سیاہ چہرے والی عورتیں دیکھیں جو اپنی انگلیاں کاٹ رہی تھیں۔ میں نے پوچھا اے برادرم جبرئیل علیہ السلام یہ کون سی عورتیں ہیں۔ تو انہوں نے بتایا کہ وہ عورتیں ہیں جو دو افراد کو جمع کر کے حرام پر مجبور کرتی تھیں۔

باقی صفحہ ۲ پر

ہفت روزہ

ختم نبوت

انٹرنیشنل

شمارہ نمبر ۳۶	جلد نمبر ۹	۲۳ تا ۲۹ رجب المرجب ۱۴۱۱ھ ۸ تا ۱۴ فروری ۱۹۹۱ء

مدیر مسئول عبدالرحمٰن باوا

اس شمارے میں

۱۔ سفر معراج ۔۔۔۔۔۔ ۲
۲۔ نظم ۔۔۔۔۔۔ ۴
۳۔ اداریہ ۔۔۔۔۔۔ ۵
۴۔ آپ کے مسائل ۔۔۔۔۔۔ ۶
۵۔ نیروبی میں قشری تقریر ۔۔۔۔۔۔ ۷
۶۔ مولانا ثناء اللہ امرتسری ۔۔۔۔۔۔ ۱۱
۷۔ خاتم النبیین کے معنی ۔۔۔۔۔۔ ۱۲
۸۔ انگریز کا خود کاشتہ پودا ۔۔۔۔۔۔ ۱۳
۹۔ انٹرویو ۔۔۔۔۔۔ ۱۴
۱۰۔ مولانا لعل شاہ ۔۔۔۔۔۔ ۱۶
۱۱۔ مختلف سوال و جواب ۔۔۔۔۔۔ ۱۹
۱۲۔ خانہ ساز نبیوں کے لطائف ۔۔۔۔۔۔ ۲۱
۱۳۔ مرتد کی شرعی سزا نافذ کی جائے ۔۔۔۔۔۔ ۲۲
۱۴۔ نشان منزل ۔۔۔ اکرم طوفانی ۔۔۔۔۔۔ ۲۳
۱۵۔ آنجہانی مرزا قادیانی کون تھا؟ ۔۔۔۔۔۔ ۲۴

پبلشر: عبدالرحمٰن یعقوب باوا ۔۔ طابع: سید شاہد حسن ۔۔ مطبع: القادر پرنٹنگ پریس ۔۔ مقام اشاعت: ۱۳۰ مرینہ ٹاؤن کراچی

سرپرست

شیخ المشائخ حضرت مولانا
خان محمد صاحب مدظلہ
امیر عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت

مجلس ادارت

مولانا مفتی احمد الرحمٰن | مولانا محمد یوسف لدھیانوی
مولانا منظور احمد الحسینی | مولانا بدیع الزمان
مولانا ڈاکٹر عبدالرزاق اسکندر

سرکولیشن منیجر

محمد انور

رابطہ دفتر

عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت
جامع مسجد باب الرحمت ٹرسٹ
پرانی نمائش ایم اے جناح روڈ
کراچی ۷۴۴۰۰ پاکستان
فون نمبر ۷۱۱۶۷

LONDON OFFICE:
35 STOCKWELL GREEN
LONDON SW9 9HZ U.K.
PH: 071-737-8199.

چندہ

سالانہ	۱۵۰ روپے
ششماہی	۷۵ روپے
سہ ماہی	۳۵ روپے
فی پرچہ	۳ روپے

چندہ

غیر ممالک سے سالانہ بذریعہ ڈاک
۳۵ ڈالر

چیک یا ڈرافٹ بنام "ویکلی ختم نبوت"
الائیڈ بینک بنوری ٹاؤن برانچ
اکاؤنٹ نمبر ۳۶۳ کراچی پاکستان
ارسال کریں

علامہ انور صابری

کرے گی ناز تجھ پر حشر تک تاریخِ انسانی

حضرت امیر شریعت کی یاد میں

خطیبِ اعظمِ اسلام، فخرِ بزمِ ایمانی
جمالستانِ عرفاں تھی تری پُرنور پیشانی

دلوں کا ذکر کیا روحوں کو گرماتی رہی برسوں
فضاؤں میں ترے الفاظ کے چہروں کی تابانی

چراغِ محفلِ ختمِ رسالت بن کے چمکی ہے
تری آنکھوں کے حجروں میں ضیائے شمعِ ربانی

جہادِ حریت میں رہبرانہ شان کے صدقے
کرے گی ناز تجھ پر حشر تک تاریخِ انسانی

محمد کی غلامی تیرا تاجِ زندگانی تھی
ہمیشہ تُو نے ٹھکرایا غرورِ تاجِ سُلطانی

وقارِ بوذری تھا تیری درویشی کی رگ رگ میں
فقیرانہ ادا تھی ہم مزاجِ فقرِ سلمانی

ترے خوددار جذبوں کا مزاجِ عزمِ ہستی تھا
مکمل حسن اک تکمیلِ دستورِ جہانبانی

مری مجبوریوں کو دیکھ اے آزادخو انساں
لحد پر آ نہیں سکتا برائے فاتحہ خوانی

نئی حدبندیاں ہیں اور میری چشمِ گریاں ہے
ہے درس آموزِ دنیا میرے اشکوں کی پریشانی

بہاروں میں بھی میرے دِل کا غنچہ کِھل نہیں سکتا
تری راہوں پہ چل سکتا ہوں، لیکن مِل نہیں سکتا!

اہم عہدوں پر مرتدوں کا تقرر —— سینٹ کمیٹی کی سفارش

آپ نے گذشتہ ہفتہ کے رسالہ میں یہ خبر پڑھ لی ہوگی کہ سینٹ کی خصوصی کمیٹی نے حکومت سے یہ سفارش کی ہے کہ

"اہم سرکاری عہدوں پر ایسے لوگوں کی تقرری پر پابندی لگائی جائے جو نظریۂ اسلام کے باغی ہوں یا جو ارتداد کے مرتکب ہوتے ہوں ایسے تمام لوگوں کو واجبات دے کر سبکدوش کر دیا جائے۔"

(روزنامہ جنگ کراچی ۱۹ جنوری ۱۹۹۱ء)

خصوصی کمیٹی نے اور بھی اچھی اچھی تجویزیں پیش کی ہیں اور ان کو ملک میں رائج کرنے کی سفارش کی ہے لیکن ہمارے پیش نظر اس وقت مذکورہ سفارش ہے جو اسلام کے باغیوں اور اسلام سے پھرنے والے مرتدوں کی اہم سرکاری عہدوں پر تقرری سے متعلق ہے یہ تجویز یا سفارش پاکستان کے کروڑوں مسلمانوں کے جذبات کی عکاسی کرتی ہے۔

قیام پاکستان کے بعد جب ظفر اللہ وزیر خارجہ بنا اور مسٹر ایم ایم احمد سیالکوٹ میں اہم عہدے پر تعینات ہوا تو ان دونوں مرتدوں اور زندیقوں نے ہزاروں مرتدوں اور زندیقوں یعنی قادیانیوں کو اہم پوسٹوں پر مقرر کیا اور دوسرے قادیانی نواز افسروں کے ذریعے بھی بہتوں کو بھرتی کرایا گیا حتیٰ کہ فوج جو ایک کلیدی حیثیت رکھتی ہے یحییٰ خان کے دور تک اس میں ۷، جنرل قادیانی تھے جنہیں بعد میں ہٹایا گیا۔ اب تک پاکستان اور ہندوستان کے درمیان دو بڑی جنگیں ہوئیں ان میں بنیادی کردار انہیں جنرلوں کا تھا۔ کیوں تھا؟

اس لئے کہ یہ جلد از جلد اپنے مرکز قادیان کو حاصل کرنا چاہتے تھے جو ان کے نام نہاد نبی مہدی اور مسیح مرزا قادیانی کے فرمان کے مطابق "ارض حرم" ہے جیسا کہ مرزا نے کہا:

زمین قادیاں اب محترم ہے —— ہجوم خلق سے ارض حرم ہے۔

یہ جنرل اپنی "ارض حرم" یعنی قادیان کو واپس لینا چاہتے تھے

"ارض حرم" ہمارے نزدیک خانہ کعبہ ہے یا مدینہ منورہ اسی لئے ان دونوں مقدس مقامات کو حرمین شریفین کہا جاتا ہے۔ جس طرح تاجدار ختم نبوت، رحمۃ للعالمین حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اور آپ کے صحابہ کرامؓ نے مکہ معظمہ سے مدینہ منورہ ہجرت فرمائی اور بعد میں قوت و غلبہ حاصل کرنے کے بعد مکہ معظمہ فتح فرمایا۔ اسی طرح قادیانی یہ عقیدہ رکھتے ہیں کہ ہمارا مرزا خود محمد رسول اللہ ہے جیسا کہ مرزا نے اپنی کتاب ایک غلطی کا ازالہ میں لکھا ہے کہ آیت "محمد رسول اللہ والذین معہ" سے مراد میں ہوں، العیاذ باللہ۔ جب اس کو محمد رسول اللہ کہتے اور سمجھتے ہیں تو اس کے اولین پیروکار ان کے نزدیک صحابہ ہیں جنہیں آج کل پاکستان میں رفیق کہتے ہیں، اور باہر کے ملکوں خاص طور پر ہندوستان قادیان سے شائع ہونے والے رسالوں جیسے "بدر" وغیرہ میں اب بھی انہیں صحابہ ہی کہا جاتا ہے۔ اور وہ رسالہ پاکستان میں بھی پہنچ رہا ہے۔ جس کے داخلے پر کوئی پابندی نہیں ہے

جب یہ مرزا قادیانی کو محمد رسول اللہ مانتے ہیں تو حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے ہجرت کے بعد اپنے صحابہ کرام کے ہمراہ مکہ فتح فرمایا تھا۔ اس طرح یہ بھی قادیان فتح کرنا چاہتے ہیں حالانکہ ان کے پاس پروپیگنڈے کا یہ ہتھیار آجاتے کہ اگر محمد رسول اللہ نے اپنی "پہلی بعثت" میں مکہ فتح کیا تو دوسری بعثت میں گو اس نے نہیں اس کے پیروکاروں نے قادیان فتح کر لیا۔ اور یہ کہ مرزا قادیانی بھی "محمد رسول اللہ" ہی ہے العیاذ باللہ۔

ہمارا کہنے کا مقصد یہ ہے کہ قادیانی مرتد اور زندیق خواہ کلیدی عہدے پر ہو یا غیر کلیدی عہدے پر وہ فوج میں ہو یا سول میں اپنے ادارہ اپنی جماعت کو فائدہ اور ملک کو نقصان پہنچانے میں کوئی کسر نہیں اٹھا رکھتا۔ ابھی تازہ مثال ہمارے سامنے ہے کہ ملک میں عام انتخابات ہوئے آئی جے آئی کی حکومت آئی گو آئی جے آئی حکومت سے کسی خیر کی توقع نہیں تاہم عوام کو بھی اور قادیانیوں کو بھی یہ خیال ہے کہ آئی جے آئی کی حکومت میں شامل اکثر جماعتیں ہماری مخالف ہیں اور وہ ہمارے لئے مشکلات پیدا کر سکتی ہیں اس لئے قبل اس کے کہ یہ ہمارے لئے مشکلات پیدا کریں ہم پہلے ہی ان کے لئے مشکلات پیدا کرنا شروع کر دیں۔ چنانچہ پیداوار کے وفاقی سیکرٹری کنور ادریس قادیانی اور اس کے ساتھی نے بغیر مشورہ کئے سیمنٹ کی قیمتوں میں اضافہ کر دیا جب حکومت کو علم ہوا تو فیصلہ واپس لیا، کنور ادریس اور اس کے ساتھی کی تنزلی بھی کر دی گئی۔

یہ واقعہ تو وہ ہے جو منظر عام پر آگیا نامعلوم انہوں نے کتنی خفیہ وارداتیں کی ہوں گی، جو ابھی تک منظر عام پر نہیں آسکی ہیں۔ لہٰذا سینٹ کمیٹی نے یہ جو سفارش کی ہے کہ کلیدی عہدوں پر مرتدوں کی تقرری پر پابندی لگائی جائے اور جو لوگ اسلام کے باغی اور ارتداد کے مرتکب ہو چکے ہیں۔ ایسے تمام افراد کو واجبات ادا کر کے سبکدوش کر دیا جائے

ایک اچھی سفارش ہے جس پر حکومت کو جلد از جلد عمل درآمد کرنا چاہیئے۔ اور اس کا حشر شریعت بل کی طرح نہ ہونا چاہیئے کہ سینٹ نے اسے منظور کر لیا منظوری کے لئے قومی اسمبلی میں گیا تو کمیٹی توڑ دی اب پھر سینٹ میں گیا ہے۔ تشویش ہے کہ سینٹ کی میعاد ختم ہونے والی ہے ایسے میں یہ بل بھی سینٹ کے ساتھ ختم ہو جائے گا۔

ہم سینٹ کی خصوصی کمیٹی کے ارکان کو یہ اہم تجویز پیش کرنے پر مبارکباد پیش کرتے ہیں اور حکومت سے مطالبہ کرتے ہیں کہ کلیدی عہدوں سے قادیانی مرتدوں کو فوراً ہٹایا جائے اور آئندہ کسی قادیانی کو ملازمت میں نہ لیا جائے۔

آپ کے مسائل

حضرت مولانا محمد یوسف لدھیانوی

ترتیب: محمد منظور احمد الحسینی صاحب

بار کا صدر مسلمان ہونا چاہئے

محمد اسلم — ہارون آباد

س: ہمارے شہر ہارون آباد میں مرزائیوں کے مبلغ ریاض قریشی ایڈووکیٹ ہر سال وکلاء کے صدارتی انتخاب کا الیکشن لڑتا ہے بار ایسوسی ایشن کے وکلاء اس کو ووٹ دیتے ہیں جو وکیل اس مرتد کو ووٹ دے گا اس کے بارے میں شرعی حکم کیا ہے؟

ج: مرزائیوں سے قطع تعلق کرنا چاہئے۔ بار کا صدر مسلمان کو بنانا چاہئے۔ جو لوگ مرزائی کو صدر بناتے ہیں گناہ گار ہیں ان کو اس سے توبہ کرنی چاہئے!

س: اس مرزائی وکیل نے اپنے ملازم کے نام پر الفاروق بک اینڈ پیپرز شمع سینما روڈ ہارون آباد میں کھول رکھی ہے اور دوکان پر اس نے بسم اللہ الرحمٰن الرحیم لکھا ہوا ہے کیا شرعاً کوئی مرزائی اپنی دوکان پر یہ کلمہ لکھ سکتا ہے؟

ج: مرزائی کو مسلمانوں کے کسی شعار کا استعمال بھی جائز نہیں، اس کے خلاف مقدمہ ہو سکتا ہے۔

دیندار انجمن والے قطعی طور پر کافر و مرتد ہیں

فقیر محمد ارشد — کراچی

س: بندہ کو ایک دوست کے توسط سے یہ بات معلوم ہوئی ہے کہ دیندار انجمن نام کی ایک جماعت ہے جس کا دفتر کورنگی میں واقع ہے۔ اس دوست نے بتایا کہ اس جماعت کا قادیانی جماعت سے خصوصی مراسم ہیں اور یہ جماعت جس شخص نے تیار کی ہے وہ مرزا غلام احمد قادیانی کا خصوصی شاگرد تھا۔ اس بات سے درج ذیل سوال ماخذ ہوئے

(۱) کیا ان لوگوں کا یعنی دیندار انجمن والوں کا جماعت قادیانیہ سے کوئی مراسم ہیں کہ نہیں یا ہیں۔

(۲) کیا اس جماعت کے بانی کا تعلق غلام احمد مرزائی سے تھا

(۳) کیا ان لوگوں سے قادیانیوں کی طرح رویہ اختیار کیا جائے یا مسلمانوں کی طرح؟

(۴) یہ لوگ اگر مرزائی ہیں تو آپ کی تنظیم کو اس پر نوٹس لینا چاہئیں؟

ج: دین دار انجمن کا بانی "بابو صدیق" مرزا غلام احمد قادیانی کی جماعت کا آدمی تھا۔ اس نے مرزا کے لڑکے کے ہاتھ پر بیعت کی تھی بعد میں خود بھی نبوت کا دعویٰ کر دیا لہٰذا اس کی "دیندار انجمن" بھی مرزائیوں کی ایک شاخ ہے۔ اور یہ لوگ قطعی طور پر کافر و مرتد ہیں۔ ان کے بہت سے لوگ منافقانہ طور پر مسلمانوں کی مسجد میں جب دیکھا جائے کسی شخص کے بارے میں معلوم ہو جائے کہ اس کا تعلق دیندار انجمن سے ہے اس کو کافر و مرتد سمجھا جائے دو دیندار انجمن کی ایک شاخ "میزان انجمن" ہے یہ لوگ بھی اسی طرح کافر و مرتد اور بے ایمان ہیں۔

تعویذ کرنا جائز ہے

سائل محمود — بستی لکھن کراچی

س: کیا تعویذ دینا جائز ہے یا نہیں جبکہ ہمیں یہ معلوم ہے کہ تعویذ فروخت کرنا درست نہیں لیکن ہمارے پاس اکثر کراچی کے مسعود احمد عثمانی (کیمبلپوری) کی چند کتابیں آئی ہیں کہ جن سے ہماری جماعت میں اختلاف ہو گیا ہے کچھ لوگ تعویذوں کو صحیح سمجھتے ہیں اور کچھ غلط جب کہ ہمارے پاس علامہ انور شاہ کشمیری اشرف علی تھانوی دیگر اکابرین کی کتابیں موجود ہیں جن میں تعویذ وغیرہ ہیں اور اکثر ہم تعویذ دیتے لیتے رہتے ہیں۔

ج: تعویذ کرنا جائز ہے۔ مگر دو شرطوں کے ساتھ۔ ایک یہ کہ قرآن و حدیث کے کلمات طیبات پر مشتمل ہو۔ دوم یہ کہ جائز مقصد کیلئے کیا جائے۔ تعویذ کی اجرت لینا بھی جائز ہے۔ دم کر کے اجرت لینے کی حدیث وارد ہے۔ اور ابوداؤد شریف میں بچوں کے گلے میں تعویذ لٹکانے کی حدیث بھی موجود ہے۔

فرض نماز کی تیسری اور چوتھی رکعت میں سورہ فاتحہ پڑھنا سنت ہے

ابو حذیفہ محمد فارق پیر انقاد سرا جیہ

س: طارق فرض نماز پڑھا رہا تھا۔ غالباً ظہر کی نماز تھی تیسری رکعت میں الحمد شریف کی بجائے التحیات پڑھ لیا۔ چوتھی رکعت مکمل کر کے بعد سجدہ سہو کیا گیا یہ نماز درست ہوگی!

ج: نماز صحیح ہوگی۔

س: بعض حضرات کہتے ہیں کہ تیسری رکعت میں الحمد شریف پڑھنا سنت ہے اس لئے اگر امام نے التحیات پڑھ لیا ہے تو سجدہ سہو کے بغیر نماز ہو جائے گی۔

ج: تیسری رکعت میں اگر الحمد شریف کے بجائے التحیات پڑھ لے تو سجدہ سہو بھی لازم نہیں آتا۔ بہر حال نماز صحیح ہوگئی۔

س: بعض حضرات کہتے ہیں کہ تیسری رکعت الحمد شریف پڑھنا واجب ہے اس تاخیر واجب کی وجہ سے یعنی الحمد کی بجائے التحیات پڑھ لیا تو سجدہ سہو نہیں ہوتی۔ اگر سجدہ سہو بھی کر لیا جائے

ج: فرض نماز کی تیسری اور چوتھی رکعت میں سورہ فاتحہ واجب نہیں، سنت، نفل اور وتر کی ہر رکعت میں واجب ہے!

باقی صفحہ ۲۲ پر

مناظر اسلام حضرت مولانا لال حسین اختر رحمۃ اللہ علیہ کی

مسئلہ ختم نبوت پر

ریڈیو فیجی سے نشری تقریر

مناظر اسلام حضرت مولانا لال حسین اختر رحمۃ اللہ علیہ جزائر فیجی کے دورے پر تشریف لے گئے اس وقت آپ مجلس تحفظ ختم نبوت کے مرکزی ناظم اعلیٰ تھے آپ نے وہاں ریڈیو فیجی سے بڑی پر مغز اور موثر تقریر فرمائی آپ کی وہ نشری تقریر قارئین ختم نبوت کی خدمت میں پیش کی جاتی ہے۔ (ادارہ)

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الحمد للہ وحدہٗ والصلوٰۃ والسلام

علیٰ من لا نبی بعدہٗ

اسلام کے بنیادی عقائد

اسلام کی بنیاد کلمہ طیبہ پر ہے جس کے دو حصے ہیں پہلا حصہ لا الٰہ الا اللہ اور دوسرا حصہ محمد رسول اللہ ہے۔

لا الٰہ الا اللہ کا مطلب ہے کہ اللہ ایک ہے وہ اپنی ذات وصفات میں یگانہ ہے۔ اس کی ذات یا کسی صفت میں کوئی شریک یا ساجھی نہیں، وہ بے مثل اور بے عیب ہے، تمام مخلوق اس کی محتاج ہے، وہ کسی کا محتاج نہیں نہ اس کا کوئی باپ ہے، نہ بیوی نہ بیٹا بقا اور فنا زندگی اور موت اس کے اختیار میں ہے اس کی ذات وصفات اور قدرتیں غیر محدود ہیں۔ وہ قادر مطلق اور علیم کل ہے۔ مادہ اور ارواح اور تمام مخلوق کو اسی نے نیست سے ہست کیا ہے، وہ پوری کائنات کا خالق پروردگار مالک اور حاکم ہے، اس کے سوا کوئی حقیقی کار ساز اور حاجت روا نہیں، قیامت کے دن اس کی بارگاہ عالی میں اپنے دنیوی عقائد واعمال کا جوابدہ ہونا ہے۔ وہ نیکوں کو جزا اور بدوں کو سزا دے گا اس کے سوا کسی کی عبادت روا جائز نہیں وہ اکیلا معبود ہے۔

اس نے انسان کو اشرف المخلوقات بنایا۔ انسان کی مادی ترقی کے لئے اور اس کی ضروریات زندگی پوری کرنے کے لئے زمین وآسمان کی تمام چیزیں پیدا کیں۔ اس نے انسانیت کو اس کے روحانی کمال تک پہنچانے اور اسے تہذیب وتمدن، معاشرت وسیاست، اخلاق وتوحید اور اپنی رضا وعبادت کے طریق اور قوانین سکھانے کے لئے ابتدائے دنیا سے نبوت ورسالت کا سلسلہ شروع کیا۔

نبی اور رسول کا مفہوم

خدا تعالیٰ کے جو بندے دوسرے بندوں کو اس کے احکام پہنچانے کے لئے مقرر کئے انہیں عربی زبان میں نبی اور رسول کہتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ نے انہیں ایسے قوانین وعلوم عطا فرمائے جن تک انسانوں کی عقل نہ پہنچ سکتی تھی۔ نبی کے معنی ہیں عظیم الشان خبر دینے والا۔ رسول کے معنی ہیں بھیجا ہوا۔ خدا تعالیٰ انہیں دنیا میں اس لئے بھیجتا ہے کہ وہ دوسرے انسانوں تک اس کے قوانین اور پیغام پہنچائیں۔ وہ اپنے ازلی علم سے جسے اس عظیم الشان عہدہ کے لئے مناسب سمجھتا، اسے نبوت ورسالت سے سرفراز فرماتا تھا۔ تمام نبی معصوم ہوتے ہیں۔ ان سے اللہ تعالیٰ کے کسی حکم کی خلاف ورزی نہیں ہو سکتی۔ وہ راستی بازی نیکی کا مجسمہ، اعلیٰ ترین اخلاق وصفات، بے مثل علم، عمل کے پیکر اور ہر قسم کے گناہوں سے پاک اور بری ہوتے ہیں۔

انبیاء کی تمام انسانوں پر علمی فوقیت

انہیں اپنے اپنے زمانہ کے لحاظ سے تمام انسانوں سے زیادہ الٰہیات اور روحانیت کا کامل علم دیا جاتا تھا۔ عام انسان حواس خمسہ سے اشیاء کا علم حاصل کرتے ہیں۔ دنیا میں بہت سے حقائق غیر مرئی ہیں۔ جنہیں انسان نہ دیکھ سکتا ہے نہ ان کی حقیقت سمجھ سکتا ہے۔ مثلاً خدا تعالیٰ کی ذات وصفات حقیقتاً وقدر، موت وحیات اخروی قیامت کی زندگی اور آخرت کی جزا اور سزا کی حقیقت۔ قادر مطلق، عالم الغیب، خلاق دو جہاں خداوند کریم نبیوں کو تمام ضروری قوانین واحکام اور حقائق ومعارف کا علم دیتا ہے۔ انہیں احکام وعلوم کو شریعت کہا جاتا ہے اللہ تعالیٰ اپنی قدرت کاملہ سے کبھی کبھی اپنے نبیوں اور رسولوں کی صداقت ظاہر کرنے کے لئے خارق عادت اور ظاہراً قانون قدرت کے خلاف ایسے نادر امور وواقعات ظاہر کرتا ہے جو دنیا کے اور لوگ نہیں کر سکتے تاکہ انسان ان عجیب وغریب کاموں کو دیکھ کر سمجھ جائیں کہ یہ خدا تعالیٰ کے سچے رسول ہیں۔ ایسے امور کو معجزہ کہا جاتا ہے جس کے معنی ہیں کہ دوسرے تمام انسان یہ کام دکھانے سے عاجز ہیں۔ اللہ تعالیٰ نبیوں کو آنے والے زمانے کے خاص خاص واقعات بیان کرتے رہے اور واقعات اور پیش گوئیاں سچی ہوتی رہیں۔ اخلاق تعلیم معجزات اور پیش گوئیوں سے سچے نبی اور جھوٹی نبوت کا دعویٰ کرنے والوں میں تمیز ہو جاتی رہی۔ جھوٹے مدعیان نبوت سے کوئی معجزہ ظاہر نہ ہو سکا۔ نہ ہی ان کی پیش گوئیاں سچی ثابت ہوئیں۔ نہ ہی وہ اعلیٰ اخلاق اور اصلاح خلق کے لئے اعلیٰ علوم واصول پیش کر سکے بلکہ

وہ دنیا میں ذلیل اور رسوا ہوئے۔

نبوت کی ابتداء اور انتہا

اللہ تعالیٰ نے نسل انسانی کی ابتدائی پیدائش کے وقت نبوت ورسالت کا سلسلہ حضرت آدم علیہ السلام سے شروع کیا۔ تقریباً ایک لاکھ چوبیس ہزار نبی ورسول تشریف لائے دنیا کا کوئی ملک اور کوئی قوم نہیں کہ جس میں خداوند کریم نے نبی اور رسول نہ بھیجے ہوں۔ تمام نبی اپنی اپنی قوم اپنے اپنے ملک اور خاص مدت کے لئے اپنے اپنے زمانے کی ضروریات کے مطابق احکام خداوندی لاتے رہے اللہ تعالیٰ نے سب سے آخر میں سیدنا و مولانا شفیع المذنبین خاتم النبیین رحمۃ للعالمین حضرت محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم کو قیامت تک کے تمام انسانوں کے لئے آخری اور کامل شریعت دے کر بھیجا اور آپ کی ذات گرامی پر نبوت ختم کر دی۔ جس چیز کا خاتمہ ہو جاتا ہے اس کا آخر بھی ہے جس طرح قرآن مجید اور حدیث شریف پر شریعت ختم ہو گئی آئندہ کوئی نئی شریعت نہیں ہو گی۔ اسی طرح حضرت نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم پر نبوت ختم ہو گئی حضور کے بعد کوئی نیا نبی نہیں ہو گا۔

کلمہ طیبہ کا دوسرا حصہ اور ختم نبوت

کلمہ طیبہ کے دوسرے حصے "محمد رسول اللہ" کا مطلب ہے کہ حضرت محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم فداہ ابی وامی اللہ کے آخری رسول ہیں۔ جس کی ناقابل تردید دلیل یہ ہے کہ حضرت آدم سے لے کر حضرت عیسیٰ علیہ السلام تک اللہ تعالیٰ نے کسی نبی و رسول کو کوئی حکم دینا ہوتا تھا تو حرف 'یا' عربی زبان میں خطاب کے لئے آتا ہے سے مخاطب کر کے اور نبی کا نام لے کر حکم دیا جاتا تھا مثلاً قرآن مجید میں ہے یا آدم، یا نوح، یا ابراھیم یا موسیٰ، یا داؤد، یا یحییٰ، یا عیسیٰ سابقہ انبیاء علیہم السلام سے اسی طرح خطاب ہوتا رہا لیکن جب ہمارے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو خطاب فرمایا تو سارے قرآن مجید میں حضور کو یا محمد کہیں نہیں فرمایا بلکہ حضور کو یا ایہا النبی اور یا ایہا الرسول سے خطاب فرمایا۔ حضرت نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے پہلے انبیاء حضرت ابراہیم، حضرت موسیٰ، حضرت یحییٰ، حضرت عیسیٰ علیہم السلام اللہ تعالیٰ کے نبی اور رسول تھے۔ لیکن انہیں قرآن مجید میں یا ایہا النبی اور یا ایہا الرسول نہیں فرمایا۔ اور اسی لئے نہیں فرمایا کہ ان کے بعد اور نبی اور رسول پیدا ہونے والے تھے۔ جس ذات اقدس کے بعد کوئی نبی اور رسول پیدا نہیں ہونا تھا۔ انہیں یا ایہا النبی اور یا ایہا الرسول کے خطاب سے نوازا گیا۔

پس ثابت ہوا کہ کلمہ طیبہ لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ کا مطلب یہ ہے کہ جس طرح اللہ تعالیٰ کے سوا کوئی معبود نہیں اسی طرح حضرت سیدنا و مولانا محمد مصطفےٰ کے بعد کوئی نبی و رسول نہیں۔ اللہ تعالیٰ الوہیت میں واحد ہے اور سرور کائنات صلی اللہ علیہ وسلم نبوت کے درجات میں واحد ہیں۔

عقیدہ ختم نبوت قرآن مجید اور احادیث صحیحہ میں سینکڑوں مقامات پر بیان کیا گیا ہے وقت کے پیش نظر چند آیات و احادیث بیان کی جاتی ہیں۔

قرآن پاک اور ختم نبوت

پہلی آیت:۔ یا ایہا النبی انا ارسلنک شاھداً ومبشراً ونذیراً وداعیاً الی اللہ باذنہ وسراجاً منیراً۔ (پارہ ۲۲ سورۃ احزاب آیت نمبر ۴۶)

اس آیت میں اللہ تعالیٰ نے حضرت محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم کو سراجاً منیراً یعنی روشنی دینے والا سورج فرمایا ہے ان الفاظ سے مندرجہ ذیل حقائق ثابت ہوتے ہیں۔

دس نکات

پہلا نکتہ:۔ جس طرح مادی سورج اپنے مقررہ راستہ سے ادھر ادھر نہیں جاتا اسی طرح حضرت نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم اللہ تعالیٰ کے مقرر کئے ہوئے راستے سے ادھر ادھر نہیں ہوئے

دوسرا نکتہ:۔ جس طرح قیامت تک سورج سے روشنی جدا نہیں ہو گی اسی طرح حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے قلب مبارک سے نور فطرت اور نور عرفان کبھی جدا نہیں ہوا۔

تیسرا نکتہ:۔ جس طرح ہر چیز اپنے خواص کے مطابق سورج سے فیض حاصل کرتی ہے اور متاثر ہوتی ہے سونا کے سامنے مٹی کا گولہ سخت ہوتا ہے اور موم کا گولہ نرم شیشے سے سورج کی روشنی گذر جاتی ہے لیکن پتھر پر اثر انداز نہیں ہوتی۔ اسی طرح اپنی اپنی فطرت کے مطابق حضرت صدیق اکبر، حضرت فاروق اعظم، حضرت عثمان، حضرت علی اور دیگر صحابہ رضوان اللہ علیہم نے حضور خاتم الانبیاء سے فیض نبوت حاصل کیا لیکن ابولہب، ابوجہل، اور مسیلمہ کذاب وغیرہ حضور کے فیض سے محروم رہے۔

چوتھا نکتہ:۔ اگر سورج نہ ہوتا تو نہ بارش ہوتی، نہ درخت نہ کسی قسم کی سبزیاں ہوتیں نہ حیوانات ہوتے نہ انسان، اللہ تعالیٰ نے فرمایا۔ حدیث قدسی ہے:

لولاک لما خلقت الافلاک

لولاک لما خلقت الجنۃ. لولاک لما خلقت النار

کہ اے میرے پیارے رسول محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم اگر میں آپ کو پیدا نہ کرتا تو نہ زمین و آسمان ہوتے اور نہ اور کوئی مخلوق ہوتی، نہ جنت و جہنم پیدا ہوتے۔

پانچواں نکتہ:۔ مادی سورج اور حضرت نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی نبوت کے سورج میں کھلا ہوا فرق ہے مادی سورج دنیا کے ہر حصے میں غروب ہو جاتا ہے اور اسے گرہن لگتا ہے لیکن حضرت خاتم الانبیاء صلی اللہ علیہ وسلم کی نبوت کا سورج قیامت تک نہ غروب ہو گا اور نہ ہی اسے گرہن لگے گا۔

چھٹا نکتہ:۔ جس طرح سورج کے طلوع ہونے سے چاند اور ستاروں کی روشنی ماند پڑ جاتی ہے اسی طرح حضور کی کامل شریعت نے سابقہ شریعتوں کو منسوخ کر دیا۔

ساتواں نکتہ:۔ رات کے وقت دنیا میں بے شمار روشنیوں کی ضرورت ہوتی ہے ہر گھر، ہر کمرہ، ہر برآمدہ، ہر گلی وغیرہ کیلئے علیحدہ علیحدہ روشنی ہوتی ہے لیکن جب سورج طلوع ہو جائے تو اور کسی روشنی کی ضرورت نہیں رہتی۔ اسی طرح دنیا میں صداقت کی روشنی پھیلانے کے لئے ایک لاکھ چوبیس ہزار نبی آتے رہے مگر جب حضور خاتم النبیین کی نبوت کا سورج طلوع ہوا تو دنیا کو اور کسی نبی کی ضرورت نہ رہی۔

آٹھواں نکتہ:۔ ہماری دنیا کی تمام چیزیں

سورج سے روشنی حاصل کرتی ہیں جس طرح سورج سے روشنی حاصل کرکے کوئی سمندر، کوئی پہاڑ، کوئی مکان، کوئی حیوان کوئی انسان سورج نہیں بن گیا۔ اسی طرح حضور نبی کریمؐ سے فیض حاصل کرکے کوئی انسان نبی نہیں ہو سکتا۔

نواں نکتہ: جس طرح چاند ستارے اور زمین سورج سے روشنی حاصل کرکے روشن ہوتے ہیں۔ اسی طرح حضرت سرورِ کائنات صلی اللہ علیہ وسلم کے عطا کئے ہوئے قرآن و حدیث کے نور سے قلوبِ انسانی روشن ہوتے ہیں۔

دسواں نکتہ: ہندوستان، پاکستان، افغانستان، ایران، ترکی، یونان، اٹلی، جرمنی، فرانس، برطانیہ، عراق، عرب، مصر، روس، امریکہ، افریقہ، فجی، چین، جاپان، جاوا، سماٹرا، مشرق، مغرب، شمال، جنوب، غرضیکہ تمام دنیا کیلئے ایک ہی سورج ہے اس کے بعد دوسرا سورج نہیں۔ اسی طرح حضور سرورِ کائنات صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد کوئی نبی نہیں۔

دوسری آیت۔

ما کان محمد ابا احد من رجالکم ولکن رسول اللہ و خاتم النبیین و کان اللہ بکل شیء علیما۔

(پارہ نمبر ۲۲، سورہ الاحزاب)

ترجمہ: حضرت محمدؐ تمہارے مردوں میں سے کسی کے باپ نہیں لیکن اللہ تعالیٰ کے رسول ہیں اور آخری نبی ہیں اور اللہ تعالیٰ ہر چیز کو جاننے والا ہے۔

خاتم کا معنی از روئے لغات

زبانِ عرب میں خاتِم یا خاتَم کا لفظ کسی قوم یا جماعت کی طرف مضاف ہو تو اس کے معنی آخر اور ختم کرنے والا ہی ہوتے ہیں۔ جیسا کہ عربی کتاب کی سب سے ضخیم اور سب سے مستند کتاب لغت کی کتاب لسان العرب میں لکھا ہے

خِتَامُ الْقَوْمِ وَخَاتِمُهُمْ وَخَاتَمُهُمْ

خِتَامُ الْقَوْمِ، خَاتِمُ الْقَوْمِ (ت کے زیر سے) اور خَاتَمُ الْقَوْمِ (ت کے زبر سے) سب کے معنی اٰخِرُهُمْ (قوم کا آخری فرد) ہیں۔

لغت کی مشہور کتاب تاج العروس میں ہے:

وَمِنْ اَسْمَائِهٖ عَلَيْهِ السَّلَامُ الْخَاتِمُ وَالْخَاتَمُ وَهُوَ الَّذِيْ خَتَمَ النُّبُوَّةَ بِمَجِيْئِهٖ

اور حضور کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے ناموں میں سے خاتِم و خاتَم ہے اور وہ ذات اقدس ہے کہ جس نے آکر نبوت ختم کر دی۔ خاتم کا مادہ ختم ہے ختم کے لغوی معنی کسی چیز کو اس طرح بند کرنے کے ہیں کہ نہ اس کے اندر کی چیز باہر نکلے اور نہ باہر کی چیز اس کے اندر جا سکے۔ اس کے دوسرے معنی کسی چیز کو بند کرکے اس پر مہر کرنے کے ہیں۔ جو اس بات کی علامت ہے کہ اس کے اندر سے نہ کوئی چیز باہر آتی ہے اور نہ کوئی باہر کی چیز اس کے اندر گھستی ہے۔

اکابرین امت اور ختم نبوت

حضور خاتم الانبیاء صلی اللہ علیہ وسلم صحابہ رضوان اللہ علیہم اجمعین، محدثین، مفسرین اور تیرہ سو سال کے کل اکابرین امت نے خاتم النبیین کے معنی آخری نبی کے لئے ہیں کہ جن کے بعد اور کوئی نبی پیدا نہ ہو۔

آیت خاتم النبیین میں اللہ تعالیٰ نے فرمایا:

کہ حضرت نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم تمہارے بالغ مردوں میں سے کسی کے باپ نہیں۔ باپ دو قسم کے ہوتے ہیں۔ ایک جسمانی دوسرے روحانی۔ چونکہ ان الفاظ سے دونوں قسم جسمانی اور روحانی ابوت کی نفی کا شبہ ہو سکتا تھا اس لئے حرف لاکن سے اس شبہ کو دور فرما کر رسول اللہ فرمایا۔ یعنی حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم تمہارے روحانی باپ ہیں۔ کیونکہ ہر نبی اپنی امت کا روحانی باپ ہوتا ہے پس رسول اللہ فرما کر حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی ابوت روحانی کو قائم کر دیا۔ جیسا کہ ایک قرأت ہے

ازواجہ امہاتہم وھو ابوہم

(مفردات امام راغب)

کہ حضورؐ کی ازواج مطہرات مومنین کی روحانی مائیں ہیں۔ اور حضورؐ ان کے روحانی باپ ہیں۔ اس سے یہ بھی ثابت ہوا کہ جیسے ہمارا جسمانی باپ ایک ہی ہے اس کے بغیر کوئی اور جسمانی باپ نہیں۔ ایسے ہی امت محمدیہ کے روحانی باپ سرورِ کائنات صلی اللہ علیہ وسلم ہی ہیں۔ حضورؐ کے بعد اور کوئی روحانی باپ (نبی) نہیں۔

ایک اور شبہ ہو سکتا تھا کہ جس طرح حضرت نبی کریمؐ سے پہلے ہر نبی کے بعد دوسرا نبی مبعوث ہوتا رہا تو پہلے نبی کی ابوت روحانی ختم ہو جاتی تھی۔ کیا اسی طرح حضورؐ کے بعد بھی ہوگا۔ کہ آپ کے بعد اور نبی پیدا ہو جائے اور حضورؐ کی بجائے وہ امت کا روحانی باپ ہو جائے اور حضورؐ کی ابوت روحانی ختم ہو جائے۔ اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ اب ایسا نہیں ہوگا کیونکہ حضورؐ خاتم النبیین یعنی آخری نبی ہیں اب آپ کے بعد کوئی نبی نہ ہوگا۔ اس لئے آپ کی ابوت روحانی قیامت تک رہے گی۔ یہ ہرگز نہ ہوگا کہ آپؐ کے بعد اور کوئی نبی پیدا ہو اور امت محمدیہ حضورؐ کی ابوت روحانی سے منتقل ہو کر جدید نبی کی ابوت روحانی میں داخل ہو جائے۔

جب یہ فرمایا کہ حضرت نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کسی بالغ مرد کے جسمانی باپ نہیں تو وہم ہو سکتا تھا کہ جو ہمدردی شفقت و محبت باپ کو صلبی بیٹے سے ہوتی ہے۔ حضورؐ کو ویسی شفقت و رضایت کسی سے نہیں ہو سکتی۔ اس وہم کو بھی دور فرما دیا کہ روحانی باپ کی حیثیت سے جسمانی باپ سے بڑھ کر ہیں۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کو اپنی امت سے محبت ہے۔ اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ حضور سرورِ کائنات صلی اللہ علیہ وسلم امت کے روحانی باپ ہیں تو اس سے استدلال ہو سکتا تھا کہ باپ کا بیٹا وارث ہوتا ہے اس لئے نبوت بطور وراثت امت محمدیہ کو ملے گی اس استدلال کو غلط ثابت کرنے کے لئے فرمایا وخاتم النبیین کہ آپ کی امت آپ کی روحانی اولاد ہے۔ مگر منصب نبوت کی وارث نہ ہوگی کیونکہ نبوت آپ پر ختم کر دی گئی ہے۔

وکان اللہ بکل شیء علیما۔

اس میں اللہ تعالیٰ نے اپنے علم محیط کا ذکر فرمایا۔ کہ اللہ تعالیٰ ہر چیز کا جاننے والا ہے پس وہ جانتا ہے کہ مقدس ہستی کو یہ شرف عطا فرمائے کہ اس پر نبوت و رسالت ختم کر دی جائے۔

تیسری آیت:

قرآن مجید قیامت تک تمام نسل انسانی کے لئے آخری شریعت اور آخری قانون ہے، ہدایت ہے، نور ہے، امام مبین ہے، اس کتاب حکیم نے خدائے واحد و قدوس کی ہستی، صفات باری تعالیٰ، وجود ملائکہ، نبوت و رسالت، قضا و قدر، نبوت و معاد اور ختم نبوت و رسالت کے ہر گوشے کو نمایاں کر کے

ایمانیات کا کوئی چھوٹے سے چھوٹا مسئلہ نہیں چھوٹا جو تکمیل کا محتاج ہے۔

قرآن مجید کے ساتھ ساتھ سید الاولین والآخرین خاتم النبیین رحمۃ للعالمین حضرت نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے ارشادات گرامی نے ایمانیات کی تفصیل، اعمال، اخلاق، عبادات، تہذیب و تمدن، معاشرت، روحانیت، سیاست غرضیکہ تمام جزویات شرعیہ کو کامل و مکمل کر دیا۔ اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے

الیوم اکملت لکم دینکم واتممت علیکم نعمتی ورضیت لکم الاسلام دینا ؕ

ترجمہ

آج میں نے تمہارے لئے تمہارا دین مکمل کر دیا اور تم پر اپنی نعمت پوری کر دی اور تمہارے لئے اسلام کو پسندیدہ دین قرار دے دیا۔ دین کامل ہو گیا۔ نعمت نبوی انتہا تک پہنچ گئی۔ پوری ہو گئی۔ حضرت نبی کریمؐ کی عطا کی ہوئی کامل شریعت اور آپ کی نبوت قیامت تک ہمارے اندر موجود ہیں اس لئے دنیا کو کسی نبی کی ضرورت نہ رہی۔

ختم نبوت کی احادیث

امت محمدیہ علی صاحبہا الصلوٰۃ والسلام کا اجماعی عقیدہ ہے کہ جس طرح قرآن مجید حجت ہے اسی طرح حضرت نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی احادیث مبارکہ بھی حجت شرعی ہیں قرآن مجید کے کسی لفظ کا صحیح معنی اور مفہوم اور کسی آیت کی صحیح تفسیر وہ ہے جو سرور کائنات صلی اللہ علیہ وسلم سے ثابت ہو۔

اللہ تعالیٰ نے حضورؐ کو سب سے زیادہ فہم عطا فرمایا جس میں کسی قسم کی غلطی کا امکان نہیں۔ اس لئے حضورؐ کی بیان کی ہوئی تفسیر ہر دوسرے شخص کی تفسیر پر مقدم ہے۔ اس اصول کے پیش نظر ہم ختم نبوت کے متعلق حضور نبی کریمؐ کی بیان فرمائی سینکڑوں حدیثوں میں سے چند حدیثیں پیش کرتے ہیں۔

پہلی حدیث:

قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم

کنت اوّل النبیین فی الخلق وآخرھم فی البعث۔ (کنز العمال جلد نمبر ۶ صفحہ ۱۱۲۔ الدر المنثور جلد ۵ صفحہ ۱۸۴۔ ابن کثیر جلد ۸ صفحہ ۱۸۹)

(ترجمہ) حضرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا میں پیدائش میں سب سے پہلے ہوں اور دنیا میں مبعوث ہونے میں سب سے آخری ہوں۔

دوسری حدیث:

قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یا اباذر اوّل انبیاء آدم وآخرھم محمد ﷺ (کنز العمال جلد ۶ صفحہ ۱۱۳)

ترجمہ حضرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ اے ابوذر سب سے پہلے نبی حضرت آدم علیہ السلام ہیں اور سب سے آخری نبی محمدؐ ہیں۔

تیسری حدیث:

قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سیکون فی امتی کذابون ثلاثون کلھم یزعم انہ نبیّ وانا خاتم النبیین لا نبی بعدی ھذا حدیث صحیح۔ (مشکوٰۃ کتاب الفتن الدر المنثور جلد ۵ صفحہ ۲۰۴) (مسند احمد صفحہ ۲۷۸ جلد ۵)

ترجمہ: حضرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا یقیناً میری امت میں تیس کذاب پیدا ہوں گے جن میں سے ہر ایک نبوت کا دعویٰ کرے گا حالانکہ میں خاتم النبیین ہوں میرے بعد کوئی نبی نہیں۔

چوتھی حدیث:

قال النبی صلی اللہ علیہ وسلم لو کان بعدی نبیٌّ لکان عمر بن الخطاب (مشکوٰۃ باب مناقب عمرؓ)

ترجمہ (حضرت نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اگر میرے بعد کوئی نبی ہوتا تو عمر ابن الخطاب ہوتا۔

پانچویں حدیث:

قال النبی صلی اللہ علیہ وسلم ان الرسالۃ والنبوۃ قد انقطعت فلا رسول بعدی ولا نبی۔ (ترمذی)

ترجمہ: حضرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا رسالت اور نبوت ختم ہو چکی ہے پس میرے بعد کوئی رسول اور نبی نہ ہوگا۔

چھٹی حدیث:

قال انی عند اللہ مکتوبٌ خاتم النبیین وانّ آدم لمنجدل بین الماء والطین (مشکوٰۃ باب فضائل سید المرسلین)

(ترجمہ) حضرت نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ میں اللہ تعالیٰ کے ہاں اس وقت آخری نبی لکھا ہوا تھا جبکہ آدم علیہ السلام گندھی ہوئی مٹی کی حالت میں تھے۔

ساتویں حدیث:

قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مثلی ومثل الانبیاء کمثل قصرٍ احسن بنیانہ ترک منہ موضع لبنۃ فطاف بہ النظار یتعجبون من حسن بنیانہ الا موضع تلک اللبنۃ ختم بی بنیان وختم بی الرسل وفی روایۃ فانا اللبنۃ وانا خاتم النبیین (بخاری، مسلم، مشکوٰۃ)

(ترجمہ) رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا میری اور انبیاء کی مثال ایک ایسے محل کی سی ہے کہ جس کی عمارت نہایت خوبصورت بنائی گئی ہو مگر اس میں ایک اینٹ کی جگہ چھوڑ دی گئی ہو۔ لوگ اس محل میں گھومتے ہیں اور اس کی خوبصورتی پر تعجب کرتے ہیں۔ اور حیران ہیں کہ ایک اینٹ کی جگہ کیوں چھوڑ دی گئی۔ سو میں وہ اینٹ ہوں جس نے اس خالی جگہ کو پُر کر دیا۔ پورا ہو گیا ہے میری ذات کے ساتھ میری نبوت کا محل اور اسی طرح ختم ہو گیا ہے میری ذات پر رسولوں کا سلسلہ۔

اور ایک روایت میں ہے کہ نبوت کے محل کی آخری اینٹ میں ہوں اور میں ہی نبیوں کا ختم کرنے والا ہوں۔

حضرت نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی بیان فرمائی ہوئی محل کی مثال سے "خاتم النبیین" کی تفسیر واضح ہے بیان کردہ عظیم الشان اور خوبصورت عمارت محل نبوت ہے

باقی صفحہ ۲۵ پر

حضرت مولانا ثناء اللہ امرتسریؒ اور فتنۂ قادیانیت

مولانا ثناء اللہ امرتسریؒ کا ظریفانہ انداز مجالس مناظرہ ہی تک محدود نہیں تھا۔ اس خصوصیت کا ظہور ہر طرح کی مجالس میں ہوتا تھا یہ ہوگا اگر آپ ایک ظرافت کے بھی ایک آدھ واقعات درج کر دیئے جائیں

(۱) ایک دفعہ کسی تقریب سے آپ لاہور تشریف فرما تھے۔ انہیں دنوں قادیانیوں کی لاہوری پارٹی کا جلسہ تھا۔ مولانا چونکہ نہایت وسیع الظرف تھے۔ اور تمام فرقوں کے اکابر سے...... مناظرانہ نوک جھونک کے باوجود نہایت اچھے دوستانہ اور رفیقانہ مراسم رکھتے تھے۔ اس لئے منتظمین جلسہ نے آپ کو بھی تقریر کے لئے مدعو کیا۔ آپ اپنے احباب کی ایک مجلس میں تشریف فرما تھے کہ آپ کو اچانک دعوت نامہ ملا۔ آپ فوراً احمدیہ بلڈنگس روانہ ہو گئے۔ لاہوریوں نے آپ کو دیکھ کر مسیح موعود زندہ باد اور احمدیت پائندہ باد کے پرجوش نعرے لگائے۔ درحقیقت وہ یہ محسوس کر رہے تھے کہ مولانا کو دام فریب کے اندر پھانسنے میں وہ کامیاب ہو چکے ہیں۔ چنانچہ صدر جلسہ نے کہا کہ ہم نے آپ کو اس لئے زحمت دی ہے کہ آپ حضرت مرزا صاحب کے اخلاق و عادات پر کچھ ارشاد فرمائیں وہ سمجھتے تھے کہ آپ موقع کی مناسبت سے مرزا صاحب کی کچھ نہ کچھ مدح و توصیف کر ہی دیں گے۔ لیکن مولانا بھی غضب کے موقع شناس، معاملہ فہم اور برجستہ گو تھے۔ اٹھے۔ اور حمد و صلوٰۃ کے بعد فرمایا۔

احمدی دوستو! میں اپنے پڑوسی کے خصائل و فضائل کیا بیان کروں۔ جہاں تک مجھے یاد ہے...... ان کے محاسن و عادات کی نسبت یہی کہہ سکتا ہوں کہ؟

مرے معشوق کے دو ہی نشاں ہیں

مولانا نے اس مصرع کو چند بار دہرایا۔ اتفاق کر دہرایا جب مرزائی سامعین دوسرے مصرع کے لئے سراپا انتظار بن گئے تو پورا شعر یوں ادا فرمایا:

مرے معشوق کے دو ہی نشاں ہیں
زباں پہ گالیاں مجنوں سی باتیں

یہ سنتے ہی مرزائیوں کی آنکھیں پھٹ گئیں۔ اور آپ اپنی قیام گاہ واپس آ گئے۔

(۲) ایک بار آپ بٹالہ میں ایک جلسہ کی صدارت فرما رہے تھے ایک قادیانی مولوی کو پیشاب کی حاجت ہوئی۔ وہ باہر گئے۔ اور فارغ ہو کر ازار بند پکڑتے ہوئے جلسے گاہ میں آ گئے۔ حاضرین جلسہ کو ان کی اس حرکت سے گدگدی سی ہونے لگی۔ مولانا نے حاضرین کی کیفیت تاڑ لی۔ اٹھے اور فرمایا کہ آپ لوگ مولوی صاحب کی اس حرکت پر حیران کیوں ہیں۔ موصوف تو اپنے پیغمبر کی پیشگوئی پر مہر تصدیق ثبت کر رہے ہیں۔ یہ شاعر قادیان ہی کا ارشاد ہے کہ:

اک برہنہ سے نہ یہ ہوگا کہ تا باندھے ازار

اس پر سامعین لوٹ پوٹ ہو گئے۔ اور مولوی صاحب اس طرح روپوش ہوئے کہ پھر ان کا سراغ نہ لگ سکا۔

(۳) ایک مناظرے میں مسیحؑ کی تعیین پر گفتگو چل رہی تھی۔ مرزائی حیات و وفات مسیح کو موضوع بحث بنانے پر مصر تھے۔ اور مولانا آسمانی نکاح یا محمدی بیگم کو زیر بحث لانا چاہتے تھے۔ قادیانی مناظر نے طنزاً کہا میں نہیں سمجھتا مولوی ثناء اللہ کا محمدی بیگم سے کیا رشتہ ہے کہ انہیں اس کی اتنی حمایت مقصود ہے۔ مولانا نے فوراً فرمایا کہ محمدی بیگم زیادہ سے زیادہ ہماری اسلامی بہن لگتی ہے۔ مگر وہ تو تمہاری (قادیانی امت کی) ماں ہے۔ اگر غیرت ہوتی تو اس کو اپنے گھر میں لاؤ دوسرے گھروں میں کیوں پڑی ہے۔ اس ظریفانہ نکتہ چینی اور معاندانہ نوازی پر پوری مجلس قہقہہ زار بن گئی۔ اور فریق مقابل خفیف ہوا۔

(۴) پنجاب میں سکھ مسلم فساد کے ایام میں سکھوں کی گوردوارہ پربندھک کمیٹی نے گوردوارہ بیرون میں ملکی اتحاد و اتفاق کی تلقین کے لئے ایک جلسہ منعقد کیا۔ اور تقریر کے لئے مولانا کو بھی مدعو کیا۔ آپ نے اس وقت کے حالات کی نوعیت کا لحاظ کرتے ہوئے نہایت پر اثر تقریر فرمائی۔ دوران تقریر آپ کی رگ ظرافت پھڑکی۔ اور آپ نے سکھوں سے کہا کہ وہ مرزا غلام احمد صاحب قادیانی کا احترام کریں اور ان کی امت کے ساتھ ادب سے پیش آئیں کیونکہ پیغمبر قادیان بھی سکھوں سے کوئی تعلق رکھتے ہیں۔ اس پر قادیانی سامعین بھڑک اٹھے اور شور مچایا کہ وہ آپ اپنے الفاظ واپس لیجئے اور تحریری معافی مانگئے۔ ورنہ آپ کے خلاف دعویٰ دائر کیا جائے گا۔

مولانا مسکرائے اور فرمایا میں نے مرزا صاحب کو چیلا جی اور سکھوں سے قریبی تعلق رکھنے والا کہا ہے تو کچھ بیجا نہیں کہا ہے۔ بلکہ ان کے ایک الہامی نام کی مناسبت سے کہا ہے۔ آپ نے البشریٰ جلد دوم صفحہ ۷۹ میں لکھا ہے کہ خدا نے آپ کا نام "روا مین الک" ہے سنگھ بہادر رکھا ہے۔ اگر میرا حوالہ غلط ہے تو الفاظ واپس لیتا اور تحریری معافی مانگنے کو تیار ہوں

(۵) ایک دفعہ ایک آریہ سماجی اور ایک قادیانی آپس میں جھگڑ رہے تھے۔ مولانا نے سماجی سے فرمایا۔ عقل تو کرو۔ اور مرزائی سے جھگڑو کیونکہ یہ تمہارے سرتاج رہے ہیں۔ آپ کی اس بات پر دونوں کو حیرت ہوئی۔ آپ نے فرمایا حیرت تعجب کیوں کرتے ہو؟ مرزا صاحب نے البشریٰ جلد اول میں اپنے آپ کو آریوں کا بادشاہ لکھا ہے۔ یہ سن کر سماجی تو ہنس پڑا۔ اور مرزائی کو بڑی خفت ہوئی۔

بقیہ: خاتم النبیینؐ

کہ کیا وہ سچا تھا یا جھوٹا۔ سچا تھا تو یہ متضاد بیانی کیوں ہے اور جھوٹا تھا تو شیطانی ایجنٹ ٹھہرا۔ لہٰذا اس کی تکذیب کے لئے ہم کو بھرپور کوشش کرنی چاہیے۔

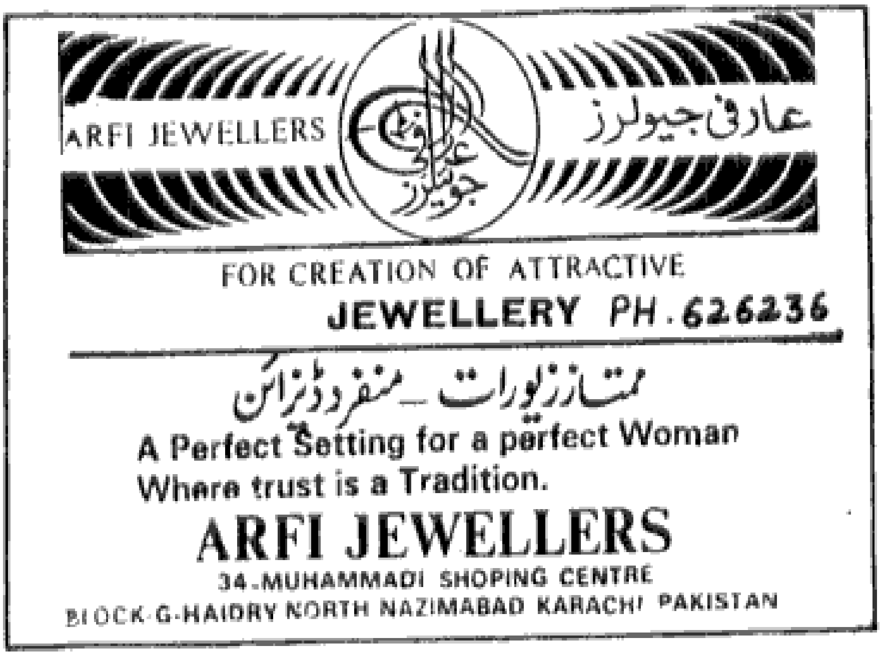

خاتم النبیین کے معنی مرزا قادیانی کی نظر میں

از عبد الرؤف نعمانی، وہاڑی

قرآن و حدیث کی روشنی میں "خاتم النبیین" کے معنی اور مسئلہ ختم نبوت کی توضیح و تفصیل تو آپ اکثر ملاحظہ فرماتے ہیں لیکن نبوت کے دعویدار مرزا غلام احمد قادیانی ہی کی زبان سے ہمارے اس مضمون کی تائید سنئے جس سے آپ کو پتہ چل جائے گا کہ ہمارے جس مضمون کو آج امت مرزائیہ غلط قرار دے کر لوگوں کو گمراہ کرنے کی کوشش کر رہی ہے وہی معنی ان کے امام نے خود ہمیں پہلے کہے ہیں۔ مرزا قادیانی کے ایسے حوالے گو بہت ہیں جن میں اس نے "خاتم النبیین" کے معنی آخری نبی کئے ہیں اور یہ مانا ہے کہ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد کوئی نبی نہیں آسکتا۔

۱۔ قد انقطع الوحی بعد وفاته وختم الله به النبیین۔

ترجمہ:۔ بے شک آپ کی وفات کے بعد وحی منقطع ہوگئی اور اللہ تعالیٰ نے آپ پر نبیوں کا خاتمہ کر دیا ہے۔

(حمامۃ البشریٰ ص۳۴ مصنفہ مرزا قادیانی)

۲۔ اپنی مشہور کتاب "حقیقۃ الوحی" میں لکھا ہے۔

وان رسولنا خاتم النبیین وعلیه انقطعت سلسلة المرسلین۔

ترجمہ:۔ ہمارے رسول خاتم النبیین ہیں اور ان پر رسولوں کا سلسلہ ختم اور منقطع ہوگیا۔ (حقیقۃ الوحی ضمیمہ ص۶۴)

۳۔ الا تعلم ان الرب الرحیم المتفضل سمی نبینا صلی الله علیه وسلم خاتم الانبیاء بغیر استثناء وفسره نبینا صلی الله علیه وسلم فی قوله لا نبی بعدی ببیان واضح للطالبین۔

(حمامۃ البشریٰ ص۲۰)

ترجمہ:۔ کیا تو نہیں جانتا کہ اللہ رب الرحیم نے بغیر کسی استثناء کے ہمارے نبی کو خاتم الانبیاء قرار دیا ہے اور نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے خاتم الانبیاء کی تفسیر لا نبی بعدی (میرے بعد کوئی نبی نہیں) کے ساتھ فرما دی ہے اور اس لا نبی بعدی میں لا نفی عام ہے۔

(ایام الصلح ص[illegible])

۴۔ اپنی ایک اور کتاب "تریاق القلوب" میں "خاتم" کے معنی کرتا ہے اور اقرار کرتا ہے کہ خاتم کے معنی افضل کے نہیں بلکہ آخری کے ہیں۔ چنانچہ لکھتا ہے۔

"اور اسی طرح پر میری پیدائش ہوئی یعنی جیسا کہ اس کا نام جنت تھا اور پہلے وہ لڑکی پیٹ میں سے نکلی تھی اور بعد اس کے میں نکلا تھا اور میرے بعد میرے والدین کے گھر میں کوئی اور لڑکا یا لڑکی نہیں ہوا اور میں ان کا خاتم الاولاد تھا۔" ص۳۷۹

اس عبارت میں اس نے صاف الفاظ میں خاتم کے معنی آخری کئے ہیں نہیں تو ماننا پڑے گا کہ ان کے بعد ان کی والدہ کے ہاں کوئی غیر شرعی لڑکا ضرور ہوا ہوگا۔

۵۔ ایک اور کتاب میں خود اپنے متعلق "خاتم" کا لفظ استعمال کر کے "آخری" معنی کرتا ہے چنانچہ لکھتا ہے۔ "خدا کی کتابوں میں مسیح موعود کے کئی نام آتے ہیں ایک نام اس کا خاتم الخلفاء ہے یعنی ایسا خلیفہ جو سب کے آخر آنے والا ہے۔" (چشمہ معرفت ص۳۱۹)

۶۔ "قرآن کریم بعد خاتم النبیین کے کسی نبی کا آنا جائز نہیں رکھتا خواہ وہ نیا ہو یا پرانا ہو۔" (ازالہ اوہام ص۷۶۱)

۷۔ چونکہ ہمارے سید و رسول صلی اللہ علیہ وسلم خاتم الانبیاء ہیں اور بعد آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کوئی نبی نہیں آسکتا اس لئے اس شریعت میں نبی کے قائم مقام محدث رکھے گئے ہیں۔ (شہادۃ القرآن ص۲۸)

۸۔ اپنی ایک کتاب میں قادیان کا یہ نبوت کا دعویدار لکھتا ہے "آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے بار بار فرمایا کہ میرے بعد کوئی نبی نہیں آئے گا۔ اور حدیث "لا نبی بعدی" ایسی مشہور تھی کہ کسی کو اس کی صحت میں کلام نہ تھا اور قرآن شریف جس کا لفظ لفظ قطعی ہے اپنی ایک آیت ولکن رسول الله وخاتم النبیین سے بھی اس کی تصدیق کرتا تھا کہ فی الحقیقت نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم پر نبوت ختم ہو چکی ہے۔" (کتاب البریہ ص۱۸۴ مصنفہ غلام احمد قادیانی)

۹۔ مرزا غلام احمد قادیانی نبوت کا جھوٹا دعویدار اپنی کتاب تحفہ گولڑویہ میں لکھتا ہے۔

قرآن شریف جیسا کہ آیت الیوم اکملت لکم دینکم اور آیت ولکن رسول الله وخاتم النبیین میں صریح لفظوں میں فرما چکا ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم خاتم الانبیاء ہیں۔ (تحفہ گولڑویہ ص۸۳)

یہ تو تھے مرزا قادیانی کی کتابوں کے حوالہ جات جن میں اس نے یہ تسلیم کیا ہے کہ خاتم النبیین کا معنی آخری نبی ہے اور حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد کوئی نبی نہیں آسکتا بلکہ جو اس بات کا دعویٰ کرے کہ میں نبی ہوں وہ دائرہ اسلام سے قطعاً خارج ہے اور اس سے میرا کوئی تعلق نہیں۔ چنانچہ حمامۃ البشریٰ میں خود لکھتا ہے "وما کان لی ان ادعی النبوة واخرج من الاسلام والحق بقوم الکافرین" یعنی مجھ سے کیسے ہو سکتا ہے کہ نبوت کا دعویٰ کر کے اسلام سے خارج ہو جاؤں اور کافروں کی قوم سے جا ملوں۔ اب آپ تصویر کی دوسری طرف دیکھئے تو بالکل الٹ معاملہ آپ کو دکھائی دے گا کہ وہی شخص جو ابھی کہہ رہا تھا کہ یہ کیسے ہو سکتا ہے کہ میں نبوت کا دعویٰ کر کے کافروں میں سے ہو جاؤں یا ہمارے آقا نامدار صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد باب نبوت قیامت تک کے لئے بند ہو چکا ہے یا "لا نبی بعدی" میں لا نفی عام ہے یا یہ کہ ہمارے پیغمبر سب سے آخری پیغمبر ہیں اور بغیر کسی استثناء کے ہیں۔ وہی پینترا بدل کر جھٹ نبوت کا دعویٰ کر دیتا ہے اور بقول خود کافروں کی قوم میں جا ملتا ہے (حمامۃ البشریٰ ص۹۶) لیکن دعویٰ یکدم نہیں کر دیتا بلکہ تدریج محدث و ملہم کی حدود کو پھلانگتا ہوا ظلی اور بروزی نبوت کا دروازہ کھٹکھٹاتا ہے اور پھر یہاں سے یکدم چھلانگ لگاتا ہوا غیر تشریعی نبوت کا دعویٰ کر دیتا ہے اور آخر میں اپنے آپ کو مثیل محمد بلکہ محمد مصطفیٰ کے مقابل نہیں بلکہ ان سے بھی افضل ہونے کا دعویٰ کر دیتا ہے اور اپنے نظریہ اور نقطۂ نگاہ کو ایسا تبدیل کر دیتا ہے کہ جو چند سال قبل اس کے نزدیک کافر تھے وہ یکدم صحابہ کے مقابل جا کر کھڑے ہو جاتے ہیں (العیاذ باللہ) اب وہی آدمی جس کے متعلق آپ چند سطور قبل یہ پڑھ آئے ہیں کہ وہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کو آخری نبی مانتا ہے۔ اب کس طرح نبوت کا دعویدار ہوتا ہے اس کو بھی اس کی کتابوں سے پڑھئے اور پھر اندازہ لگائیے

مرزائیت انگریز کا خود کاشتہ پودا

مولانا محمد اسماعیل
شجاع آبادی مبلغ عالمی
مجلس تحفظ ختم نبوۃ، لاہور

انگریز سامراج جب برعظیم پاک و ہند پر قابض ہوا۔ تو علماء کرام نے مسلم عوام کے دلوں میں اپنے مواعظ حسنہ کے ذریعہ جہاد کی روح پھونک دی۔ جس کی وجہ سے مسلمان انگریز سامراج کے مقابلہ میں جہاد کے میدان میں کود پڑے۔ شاملی، تھانہ بھون، دہلی، لکھنؤ، کلکتہ اور دیگر کئی ایک شہروں میں مسلمانوں نے انگریزوں کے دانت کھٹے کر دیئے ۱۸۵۷ء کی تحریک آزادی میں لاکھوں مسلمان عوام اور علماء کو تختہ دار پر لٹکایا گیا۔ لیکن مسلم قوم نے جذبۂ جہاد سے سرشار ہو کر انگریزوں کا خوب مقابلہ کیا۔ تو اس وقت انگریز کو ایسے مخلص، خیر خواہ رضاکاروں کی ضرورت تھی۔ جو مسلم قوم کے دلوں سے جذبۂ جہاد کو ختم کر کے حاکم وقت کا صحیح خادم اور جاں نثار بنائے۔

تو اس کام کو سرانجام دینے کے لئے انگریزوں کی نظر انتخاب مرزا غلام مرتضیٰ کے بیٹے مرزا غلام احمد پر پڑی۔ چنانچہ مرزا غلام احمد قادیانی نے برطانوی راج کے استحکام کے لئے سنہری کارنامے سرانجام دیئے۔ اور سرکار برطانیہ اور ان کی مملکت کے استحکام کیلئے اس حد تک رطب اللسان ہو کر بقول ان کے ہزاروں کتابیں اور رسائل لکھے۔ چنانچہ ایک مقام پر لکھتے ہیں کہ میں نے بیسیوں کتابیں عربی، فارسی، اردو میں اسی غرض سے تالیف کی ہیں کہ گورنمنٹ محسنہ برطانیہ سے ہرگز جہاد درست نہیں اور ہر مسلمان پر سچے دل سے اطاعت کرنا فرض ہے۔ تبلیغ رسالت ج ۵ ص ۱۰۵)

نیز ایک اور مقام پر لکھتے ہیں کہ مجھ سے سرکار انگریزی کے حق میں جو خدمت ہوئی۔ کہ میں نے پچاس ہزار کے قریب کتابیں، رسائل، اشتہارات چھپوا کر اس ملک اور دوسرے بلاد اسلامیہ میں اس مضمون کے شائع کئے کہ گورنمنٹ انگریزی مسلمانوں کی محسن ہے لہذا ہر مسلمان پر فرض ہے کہ وہ اس کی سچی اطاعت کرے اور دل سے اس دولت کا شکر گزار اور دعاگو رہے۔ ستارہ قیصریہ ص ۳)

جہاد کی منسوخی

مرزا صاحب کی خصوصی توجہ جہاد کی منسوخی پر مرکوز رہی۔ چنانچہ مرزا نے واضح طور پر جہاد کے منسوخ اور ممنوع ہونے کا اعلان کیا۔ اور اسے اپنے مسیح موعود ہونے کا نشان قرار دیا۔ بلکہ مقصود اعظم قرار دیا۔ چنانچہ اپنی کتاب تریاق القلوب میں لکھا۔ میں یقین رکھتا ہوں کہ جیسے جیسے میرے مرید بڑھتے جائیں گے۔ ویسے ویسے مسئلہ جہاد کے معتقد کم ہوتے جائیں گے۔ کیونکہ مجھے مسیح اور مہدی مان لینا ہی مسئلہ جہاد کا انکار کرنا ہے۔ تبلیغ رسالت [illegible]

نیز مرزا نے اپنے عربی رسالہ نور الحق میں اپنے وجود کو سرکار برطانیہ کے لئے ایک قلعہ حصار اور ایک تعویذ کی حیثیت قرار دیا ترجمہ مجھے حق ہے کہ میں دعویٰ کروں کہ میں ان خدمات میں منفرد ہوں اور مجھے حق ہے کہ میں یہ کہوں کہ میں اس حکومت کے لئے تعویذ اور ایسا قلعہ ہوں جو اس کو آفات و مصائب سے محفوظ رکھنے والا ہے۔ نور الحق ص ۳۴)

خود کاشتہ پودا

تحریک مرزائیت انگریز کے نمک خوار اور حواری کی حیثیت سے معرض وجود میں آئی۔ اور اپنے یوم تاسیس سے تا ہنوز انگریزی مفادات کے تحفظ کے لئے کام کر رہی ہے۔ اس بات کا اعتراف مرزائی جماعت کے بانی آنجہانی مرزا غلام احمد قادیانی نے اپنی ایک درخواست میں جو ۱۸۹۸ء میں لیفٹیننٹ گورنر پنجاب کو پیش کی۔ میں لکھا۔ یہ التماس ہے سرکار دولتمدار ایسے خاندان کی نسبت جن کو پچاس سال کے متواتر تجربہ سے ایک وفادار جاں نثار ثابت کر چکی ہے گورنمنٹ عالیہ کے معزز حکام نے ہمیشہ اپنی مستحکم رائے سے اپنی چٹھیات میں یہ گواہی دی ہے کہ وہ قدیم سے سرکار انگریزی کی خیر خواہ اور خدمت گزار رہے۔ اس خود کاشتہ پودے کی نسبت نہایت حزم و احتیاط اور تحقیق و توجہ سے کام لے۔ اور اپنے ماتحت حکام کو اشارہ فرمائے کہ وہ بھی اس خاندان کی ثابت شدہ وفاداری اور اخلاص کا لحاظ رکھ کے مجھے اور میری جماعت کو عنایات اور مہربانی کی نظر سے دیکھیں ایک اور درخواست میں اپنے اور اپنی جماعت کیلئے سرکار انگریزی کی نمک پروردہ اور نیک نامی حاصل کردہ اور مورد مراحم گورنمنٹ کے الفاظ استعمال کئے ہیں۔

(تبلیغ رسالت ج ۷ ص ۱۹)

سرکار برطانیہ کے مخلص وفادار اور خیر خواہ

مذکورہ بالا تعلیمات اور عقیدہ کی تبلیغ کا قدرتی نتیجہ یہ تھا کہ انگریز کو مخلص وفادار خدمت گزار اور مستعد رضاکار اور خادم ہاتھ آ گئے۔ جنہوں نے اندرون و بیرون ملک حکومت کی بیش قیمت خدمات سرانجام دیں۔ افغانستان میں عبداللطیف قادیانیت کا پرجوش مبلغ تھا۔ جو جہاد کی تردید اور افغان مسلمانوں کے دلوں سے جذبہ حریت ختم کرنے کے لئے افغانستان بھیجا گیا تھا۔ چنانچہ اس نے افغان علماء کو مناظرے کا چیلنج دیا۔ مسئلہ جہاد کی منسوخی کا اعلان کیا۔ اس وقت کی افغان حکومت نے اسے گرفتار کر کے سنگسار کرا دیا۔ مرزائیوں کے سرکاری ترجمان روزنامہ الفضل (الفضل) نے اسے شہید قرار دیکر اس کے کام کو سنہری کارنامہ قرار دیا۔

مرزائی جماعت کے دوسرے سربراہ آنجہانی مرزا محمود نے ایک اطالوی مصنف کے حوالہ سے اپنے اخبار الفضل میں لکھا۔ وہ اطالوی مصنف

باقی صفحہ ۱۷ پر

جاپان میں دس ہزار پاکستانی مسلمانوں کی واحد نمائندہ تنظیم

پاکستان ایسوسی ایشن کے رہنما کہتے ہیں

ایک اہم ترین انٹرویو

منظور احمد الحسینی

- جاپان میں قادیانی سفیر کی آمد سے قادیانی تنظیم فعال ہوگئی۔
- پاکستانی مسلمانوں کو بدنام کیا جارہا ہے اور ان کا امیج خراب کیا جارہا ہے۔
- ہم صدر مملکت کو دورہ جاپان پر خراج تحسین پیش کرنا چاہتے تھے لیکن ہمیں ملنے نہیں دیا گیا۔
- قادیانی سفیر کے آتے ہی مسجد کے قیام کی بات ٹھپ ہوگئی۔
- ایک عرب ملک کے سفیر نے کہا کہ پہلے اس قادیانی سفیر کو ہٹائیں پھر مسجد کا مسئلہ حل کرائیں۔
- جاپان میں متعین قادیانی افسران نے صرف لوگوں کو قادیانی بنانے میں دلچسپی لی۔
- ہر تقریب میں قادیانیوں کا جتھہ کا جتھہ نظر آتا ہے۔
- سوال یہ ہے کہ جاپان میں قادیانیوں کو کون لارہا ہے؟
- قادیانی سفیر منصور احمد کو واپس بلایا جائے۔

س: کیا آپ بتا سکتے ہیں کہ آپ جاپان میں کب سے مقیم ہیں۔

ج: میں ۱۹۶۵ء سے مقیم ہوں۔

س: وہاں مسلمانوں کی تعداد کتنی ہے؟

ج: اندازاً ایک لاکھ مسلمان آباد ہیں۔

س: آپ اپنی تنظیم کا تعارف کرانا پسند کریں گے۔

ج: جی ہاں! جب وہاں پاکستانیوں کی تعداد میں کچھ اضافہ ہوا تو ہم نے پاکستانی مسلمانوں کے مسائل کو حل کرنے اور ان کے دینی اور مذہبی شعور کو باقی رکھنے کے لئے پاکستان ایسوسی ایشن کے نام سے تنظیم بنائی۔ ہم پاکستانی مسلمانوں کے مسائل کا حل کرتے ہیں۔ نیز جمعہ اور ہفتہ کو ہم خصوصی اجتماعات منعقد ہیں۔ ان اجتماعات میں مسلمانوں کی دینی تربیت کرتے ہیں اور تعلیمات اسلامی سے آگاہ کرتے ہیں تاکہ ہمارے مسلمان بھائی وہاں کے معاشرہ میں بہہ نہ جائیں۔

س: جناب رئیس صاحب! کیا آپ بتائیں گے کہ آج کل جاپان میں پاکستان کے سفیر کون ہیں؟

ج: آج کل اسلامیہ جمہوریہ پاکستان کے سفیر منصور احمد ہیں جو کہ قادیانی ہیں۔ ان کا تقرر جنرل محمد ضیاء الحق مرحوم کے زمانے میں ۱۹۸۸ء میں ہوا تھا۔

س: ان سے پہلے سفیر کون تھے؟

ج: جناب نجم الثاقب۔

س: کیا آپ یہ بتانا پسند کریں گے کہ موجودہ سفیر منصور احمد سے کیا شکایات ہیں اور آپ ان سے مطمئن کیوں نہیں

ج: سب سے پہلی بات تو جناب یہ ہے کہ ایک غیر مسلم وہ بھی قادیانی سفیر سے ہم کیسے مطمئن ہوں جناب دیکھئے جب سے منصور احمد قادیانی کو سفیر بنا کر بھیجا گیا ہے ہم دیکھ رہے ہیں کہ قادیانی تنظیم ایک تو فعال ہوگئی ہے اور یہ کہ ان کو تقویت مل رہی ہے اور ہمیں قادیانیوں کی سرگرمیاں دیکھ کر اندازہ ہو رہا ہے کہ سفارت خانے کے تمام وسائل ان کے لئے استعمال ہو رہے ہیں۔ اور ان کو زیادہ سے زیادہ مراعات حاصل ہو رہی ہیں۔ ہمیں بتایا گیا کہ مبینہ طور پر قادیانیوں کو جاپانی ویزا دلانے کی بھی کوشش کی جاتی ہے جاپان میں ہمارے ایک پرانے ساتھی ہیں جن کا نام عمر دراز خان ہے جو جنگ اور جسارت کے نمائندے ہیں وہ منصور احمد قادیانی سفیر کے بارے میں زیادہ بتا سکتے ہیں۔

س: منصور احمد قادیانی سے آپ کو کیوں اختلاف ہے؟

ج: جاپان میں یوں تو صرف دس ہزار پاکستانی ہیں۔ پاکستانی سفیر کو چاہئے تھا کہ پاکستانیوں کے مسئلے کے حل میں دلچسپی لیتا لیکن اس کے برعکس یہ دیکھا گیا کہ یہ قادیانی سفیر مبینہ طور پر جاپان میں مقیم پاکستانی مسلمانوں کو نہ صرف بدنام کر رہا ہے بلکہ پاکستانی مسلمانوں کے امیج کو خراب کر رہا ہے۔ اور یہاں تک کہا گیا کہ پاکستانی مسلمان اچھے لوگ نہیں ہیں۔ یہ قاتل ہیں، فسادی، چور اچکے ہیں۔ ابھی پچھلے دنوں کی بات ہے جب ہمارے موجودہ صدر پاکستان جاپان کے دورے پر پہنچے تو ہمارا خیال تھا کہ صدر مملکت کا جاپان میں اچھے طور پر تعارف کرایا جائے گا کہ انہوں نے پاکستان میں غیر جانبدارانہ انتخابات کرائے ہیں لہٰذا تمام پاکستانیوں کی خواہش تھی کہ ان کو خوش آمدید کہا جائے اور خراج تحسین پیش کیا جائے۔ نیز جاپان میں مقیم پاکستانیوں کے مسائل سے آگاہ کیا جائے تاکہ وہ مسائل کا حل کرائیں مگر موجودہ قادیانی سفیر منصور احمد نے صدر کا قیمتی وقت ادھر ادھر پھرانے میں ضائع کر دیا اور پاکستانیوں سے ملنے نہیں دیا گیا۔ یہاں تک کہ پاکستان سے آئے ہوئے اخباری نمائندوں سے بھی نہیں ملنے دیا گیا۔ یہ ہمارے ساتھ ظلم نہیں ہے اور ہمیں ملاقات سے محروم رکھنے کی سازش کی گئی جبکہ سابق صدر جنرل محمد ضیاء الحق مرحوم اور سابق وزیر اعظم جناب محمد خان جونیجو صاحب اپنے اپنے دور حکومت میں ٹوکیو تشریف لائے تھے۔ ہم نے ملاقاتیں کیں اور پروگرام بھی بہت اچھے ہوئے تھے۔ اب آپ ہی بتائیے کہ ہمارا منصور احمد قادیانی سے اختلاف کیوں نہ ہو۔

س: جاپان میں پاکستانی مسلمانوں کی کارکردگی کیا ہے اور ان کا کیا مقام ہے؟

ج: پاکستانی مسلمان جاپان میں گو مختصر عرصے سے وہاں رہتے ہیں لیکن انہوں نے جاپانیوں کے دل میں گھر کر لیا ہے اور ایک مقام حاصل کرنے میں کامیابی حاصل کی ہے۔ جاپانیوں کو اعتراف ہے کہ پاکستانی مسلمان انتہائی ذہین، محنتی اور اعلیٰ

گذشتہ دنوں جاپان میں پاکستانی مسلمانوں کی واحد تنظیم پاکستان ایسوسی ایشن ٹوکیو کے صدر جناب حسین خان اور جنرل سیکرٹری جناب رئیس صدیقی پاکستان تشریف لائے ہوئے تھے انہوں نے جاپان میں مقیم پاکستانیوں کے مسائل سے حکومت پاکستان کو آگاہ کرنے کے لئے کراچی و اسلام آباد میں پریس کانفرنس کا اہتمام کیا اور اسلام آباد میں وزیراعظم میاں محمد نواز شریف اور وفاقی وزیر جناب مولانا عبدالستار خان نیازی سے ملاقات کی۔ ان ملاقاتوں میں انہوں نے جاپان میں درپیش پاکستانیوں کے مسائل سے آگاہ کیا۔ کراچی میں قیام کے دوران ہم نے انہیں دفتر ختم نبوت آنے کی زحمت دی۔ جس کو انہوں نے بخوشی قبول کیا۔ وہ دفتر تشریف لائے۔ دفتر میں ہم سے انہوں نے یوں تو بہت سے مسائل چھیڑے لیکن انہوں نے جاپان میں قادیانی مبلغ کی تقرری اور وہاں قادیانی سرگرمیوں کے حوالے سے جو گفتگو کی ہے وہ خاصی معلوماتی ہے۔ لہٰذا وہ گفتگو ہم ہدیۂ قارئین اس نقطۂ نظر سے کر رہے ہیں کہ اس گفتگو میں اٹھائے گئے نکات پر حکومت پاکستان سنجیدگی سے غور کرے گی۔ اور اولین فرصت میں ان کے مطالبات پورا کرے گی۔

(ادارہ)

کاروبار کرنے کے مالک ہیں۔ اسی لئے جاپانی کمپنیوں کے مالکوں نے فراخدلی کا مظاہرہ کرتے ہوئے مسلمانوں کو جمعہ کے دن نماز کے لئے چھٹی دے رکھی ہے۔

دوران گفتگو رئیس صدیقی نے بتایا کہ سابق سفیر پاکستان نے جاپان میں ایک مسجد کی جگہ کے حصول کے لئے یہاں کی حکومت سے بات چلائی تھی جس میں کافی حد تک پیش رفت ہوئی مگر جب سے یہ قادیانی سفیر آیا ہے معینہ طور پر بات ٹھپ ہو گئی ہے۔ اسلامی ممالک کے سفراء کے سامنے جب ہم نے یہ معاملہ اٹھایا اور ہم نے ان سے کہا کہ آپ اس مسجد کا مسئلہ حل کرائیں تو ایک عرب ملک کے سفیر نے کہا کہ پہلے آپ اپنے ملک کے قادیانی سفیر کو ہٹائیں چونکہ مسجد کا معاملہ پہلے پاکستانی سفیر اور پہلے مسلمان تھے، نے اٹھایا تھا اور وہی داعی تھے۔ اب ہم اس مسئلے پر کس سے بات کریں؟۔

س: جاپان میں کل مسلمانوں کی تعداد کتنی ہے؟۔

ج: کل مسلمان تقریباً ایک لاکھ آباد ہیں۔ جس میں سے پاکستانی مسلمانوں کی تعداد دس ہزار ہے۔

س: جناب حسین خان صاحب! کیا آپ جاپان میں قادیانیوں کی سرگرمی پر روشنی ڈالیں گے؟۔

ج: میں جاپان میں قادیانی سرگرمیوں کے سلسلے میں نکتہ وار بحث کرنا چاہتا ہوں۔

(۱) میرے جاپان آنے سے قبل پاکستانی سفارتخانہ میں ایک قادیانی افسر تعینات تھا۔ جو ایک طویل عرصے سے وہاں سفارتخانہ میں رہا۔ جاپانی باشندے جو اسلام کی طرف متوجہ تھے یہ قادیانی افسر ان کو جھٹکا دیتا تھا۔ اس وقت ایک عرب ملک نے پاکستانی سفارتخانہ سے احتجاج کیا چنانچہ اس قادیانی افسر کی تبدیلی کر دی گئی۔ ہو سکتا ہے کہ یہ قادیانی افسر بھی منصور احمد ہو یا کوئی اور۔

(۲) جب میں جاپان پہنچا اس وقت پاکستانی سفارتخانہ میں ایک قادیانی افسر وزارت تعلیم کی طرف سے آیا ہوا تھا میرا گھر اس کے قریب تھا۔ مجھے اس نے دعوت دی۔ اس کو میرا پتہ نہ تھا کہ میں کون ہوں اور کیا ہوں۔ اور یہ کہ انہیں یہ بھی پتہ نہیں تھا کہ میں قادیانی فتنہ اور اس کی حقیقت سے واقف ہوں۔ اسی دوران میری ملاقات ایک ایسے جاپانی سے ہوئی جس کا نام نورا محمد تقی تھا۔ اور وہ قادیانی تھا۔ قادیانیوں نے ٹوکیو میں اس کے گھر کو اپنا مرکز بنا رکھا تھا۔ میں سوچ میں پڑ گیا۔ ان کے ساتھ ملاقاتوں کے دوران میں نے محسوس کیا کہ یہ نوجوان قادیانیت سے بالکل بے خبر تھا۔ اس نے قادیانیت کو اسلام سمجھ کر ہی قبول کیا تھا۔ میں نے اسے ہماری مسجد میں آنے کی دعوت دی۔ جب مسجد میں آیا تو بہت خوش ہوا کیونکہ یہاں ہماری مسجد میں آنے والے مسلمانوں کا تعلق دنیا کے مختلف ممالک سے تھا۔ میں نے ان سے کہا کہ تم قادیانی مربی جو قادیانیوں کا رہنما تھا، اسے یہاں لے آؤ۔ اور اسے کہو کہ ہماری مسجد میں ہمارے ساتھ آ کر نماز پڑھے۔ اس جاپانی نوجوان نے اپنے قادیانی مربی کو مسلمانوں کی مسجد میں آنے کی دعوت دی لیکن قادیانی مربی نہ آیا۔ جب وہ نہ آیا تو پھر اس نوجوان نے محسوس کیا کہ اس مسجد میں تمام دنیا کے مسلمان آتے ہیں اور نماز پڑھتے ہیں۔ اور یہ قادیانی یہاں آ کر نماز نہیں پڑھتا۔ اس سے معلوم ہوتا ہے کہ اس کا اسلام کچھ اور ہے۔ میں نے پھر انہیں سمجھایا کہ آپ نے جس مذہب کو اسلام سمجھ کر قبول کیا ہے۔ وہ اسلام نہیں اور انہیں بتایا کہ ان کا اسلام سے دور کا بھی واسطہ نہیں۔

چنانچہ وہ نوجوان قادیانیت سے تائب ہو کر مسلمان ہو گیا۔ اس جاپانی نوجوان کے تائب ہونے سے ٹوکیو سے قادیانیت کا مرکز خود بخود ختم ہو گیا۔ جاپانی لوگوں کا قادیانیت سے تائب ہو کر اسلام قبول کرنا قادیانیوں کے لئے ایک سانحہ سے کم نہیں تھا۔ اس واقعہ کے بعد پاکستانی سفارتخانہ کے قادیانی افسر کا بھی ٹوکیو سے تبادلہ ہو گیا۔ اس قادیانی افسر نے اپنی جماعت کو اول تو ٹوکیو میں قادیانی مرکز کے خاتمہ کی اطلاع دی۔ اور ساتھ ہی ساتھ مشورہ دیا کہ کسی تنخواہ یافتہ قادیانی مربی کا تقرر کیا جائے چنانچہ لندن سے ایک قادیانی مربی جس کا نام کچھ یاد پڑتا ہے کہ عطاء المجیب راشد تھا مستقل طور پر بھیجا گیا۔ ان کے آنے سے قبل ایک ریٹائرڈ میجر کو بھی بھیجا گیا تھا لیکن وہ اپنے مشن میں ناکام رہا۔

عطاء المجیب راشد نے ٹوکیو پہنچتے ہی اپنا ارتدادی کام مختلف طریقوں سے شروع کر دیا۔ اخبارات میں مراسلات لکھنا اور مسلمانوں کو قادیانیت کی دعوت دینا وغیرہ وغیرہ۔ ایک مرتبہ یہ ہوا کہ اس نے جاپان ٹائمز اخبار میں ایک مراسلہ لکھا اور اپنی جماعت کا تعارف کراتے ہوئے احمدیہ موومنٹ ان اسلام سے کرایا جس کا میں نے ایک مراسلہ سے جواب دیا کہ قادیانیوں کا ان اسلام لکھنا غلط ہے اور یہ سراسر دھوکہ ہے کیونکہ تمام مسلمانوں کے نزدیک قادیانی کافر ہیں۔ اور یہ کہ قادیانی کا حرمین شریفین میں داخلہ سعودی حکومت نے ممنوع کر رکھا ہے۔ اور پاکستان میں بھی ان کو آئینی طور پر غیر مسلم اقلیت قرار دیا گیا ہے۔

دیدہ زیب زیورات کیلئے تشریف لائیں
ھارون ساجن اینڈ کمپنی
گولڈ سمیتھ صراف اینڈ جیولرز
صرافہ بازار میٹھادر کراچی نمبر ۲
فون نمبر : ۲۳۵۳۵

پھر اس میرے مراسلے کا جواب دینے کی کوشش کی تو میں نے پھر جواب الجواب لکھا اور وضاحت کی کہ اگر کسی کو ان کے غیر مسلم ہونے کا شک ہو تو سعودی اور پاکستانی سفارت خانے سے پوچھ سکتے ہیں۔ اس طرح یہ سلسلہ چلتا رہا۔ آخر کار جاپان ٹائمز نے اس بحث کو ختم کر دیا۔ علاوہ ازیں ایک قادیانی نے پھر ایک بار وفات عیسیٰ پر بحث اخبار میں چھیڑ دی اور لکھا کہ عیسیٰ علیہ السلام انتقال کر گئے۔ (نعوذ باللہ) میں نے پھر جواب میں لکھا کہ یہ غلط کہتے ہیں حضرت عیسیٰ علیہ السلام آسمان پر زندہ اٹھائے گئے ہیں۔ اور قرب قیامت میں نازل ہوں گے۔ جاپان ٹائمز نے اس بحث کو بھی ختم کر دیا۔

قادیانی سربراہ مرزا طاہر جب لندن سے ٹوکیو آیا تھا۔ مسلمانوں کو دعوت دی تھی کہ ان کی مجالس میں شرکت کریں۔ مسلمانوں نے مرزا طاہر کا منہ توڑ جواب دیا۔ اور ہماری طرف سے کئے گئے سوالات کا جواب نہ دے سکا۔ اور یوں مرزا طاہر کو مجبوراً دورہ مختصر کر کے واپس جانا پڑا۔ قادیانی اپنی مسلسل ناکامیوں کی وجہ سے اپنے مرکز کو ٹوکیو سے تقریباً ۳۵ کلومیٹر دور کواما شہر لے گئے۔ وہاں لے جانے کا مقصد ایک یہ تھا کہ اس شہر میں مسلمان نہیں جس کی وجہ سے مزاحمت کا سامنا کئے بغیر جاپانیوں کو دھوکہ دیا جا سکتا ہے۔

اسی گفتگو کے دوران جناب حسین خان نے بتایا کہ:-

ایک مسلمان نوجوان سے ہماری ملاقات ہوئی جس کو قادیانی بنانے کی کوشش کی جا رہی تھی۔ اس کو ہم نے سمجھایا کہ قادیانیت سراسر کفر اور جھوٹ ہے اس سے دھوکہ مت کھاؤ۔ اس نوجوان نے کہا کہ آپ قادیانی مربی سے گفتگو کرنا چاہیں گے۔ ہم نے کہا کہ ہم تیار ہیں۔ چنانچہ ہماری گفتگو قادیانیوں سے ہوئی۔ ہم نے دوران گفتگو ایک ہی سوال کیا کہ ہم تمہارے مرزا قادیانی کو نہیں مانتے جن کا دعویٰ ہے کہ وہ نبی تھا، بتائیے کہ تمہارے نزدیک ہم مسلمان ہیں یا کافر؟

اس سوال کا وہ جواب نہ دے سکا۔

جناب حسین خان نے اپنی گفتگو کو جاری رکھتے ہوئے فرمایا کہ ایک اور جاپانی کو بھی قادیانیوں نے دھوکہ دے کر قادیانی بنا لیا مگر جب میری ملاقات اس سے ہوئی تو میں نے سمجھانے کی کوشش کی اس سے میں نے مختلف نشستیں رکھیں، آخر کار اس نے بھی اس جھوٹے مذہب سے توبہ کر لی اور اسلام قبول کر لیا۔

س: کواما شہر میں قادیانیوں کا طریقۂ واردات کیا ہے؟

ج: نوجوانوں کو مختلف تفریحی پروگراموں میں بلایا جاتا ہے کبھی پکنک کے بہانے کبھی دوسرے طریقے سے مختلف لوگوں کو کیسٹیں بھی روانہ کی جاتی ہیں۔ علاوہ ازیں موجودہ قادیانی مربی نے اپنی بہن کی شادی ایک جاپانی لڑکے سے رچائی اور اب اسی لڑکے کے گھر کو قادیانیوں نے اپنا مرکز بنا رکھا ہے انشاء اللہ ہم اس شہر میں بھی قادیانیت کا محاسبہ کریں گے۔

س: کیا آپ بتائیں گے کہ پاکستانی سفارت خانے کو قادیانی کس طرح استعمال کرتے ہیں؟

ج: جیسا کہ میرے بھائی رئیس صدیقی نے مجھ سے پہلے بتایا تھا کہ جب بھی کوئی قادیانی افسر آیا۔ اس نے سفارت خانے کو اور اپنی حیثیت کو قادیانیت کے فروغ اور ارتدادی تبلیغ کے لئے استعمال کیا۔ ہم نے سنا تھا کہ جب چوہدری ظفر اللہ قادیانی پاکستان کا وزیر خارجہ تھا اس زمانہ میں بیرون ملک پاکستان کے تمام سفارت خانے قادیانیت کی ارتدادی تبلیغ کے اڈے بنے ہوئے تھے۔ اور یہ بھی سب کو معلوم ہے کہ ہر قادیانی پہلے اپنی جماعت کا مبلغ اور اپنے خلیفہ کا تابع ہوتا ہے تو آج جبکہ اعلیٰ عہدوں پر قادیانی مختلف جگہوں پر فائز ہیں۔ وہ کیوں نہ سرکاری وسائل اپنے عہدے و حیثیت کا قادیانیت کے مفاد میں استعمال کرتے ہوں گے۔ گذشتہ کچھ عرصہ قبل پتہ چلا کہ قادیانی سربراہ کی فرزند یہاں آئی تو یہ نہیں معلوم کہ اس نے کہاں قیام کیا البتہ بعضوں نے کہا کہ سفارت خانے میں قیام ہوا۔ اور بعضوں نے کہا کہ ہوٹل میں۔ یہ تو حکومت کا کام ہے کہ تحقیق کرے آیا اس خاتون نے سرکاری وسائل استعمال کئے یا نہیں؟ جب مرزا طاہر قادیانی سربراہ جب آیا تو اس کا قیام ہوٹل میں رہا۔

جناب حسین خان صدیقی نے بتایا کہ رئیس صدیقی صاحب نے اس سے پہلے بتایا کہ منیر احمد قادیانی کے بارے میں پہلے بتایا جا چکا ہے کہ اس پر قادیانیوں نے بڑی محنت کی تھی۔ اس کو قادیانیت پر مضبوطی سے جمانے کے لئے پہلے ربوہ پھر کراچی بھیجا گیا تاکہ وہ مکمل قادیانیت کی ٹریننگ حاصل کرے بعد میں وہ ٹوکیو چلا گیا۔ مگر باوجودیکہ قادیانیوں کا اس پر روپیہ اور محنت صرف ہوئی جب اس کو حقیقت معلوم ہوئی تو اس نے ببانگ دہل قادیانیت پر نفرین بھیجی اور دائرہ اسلام میں داخل ہو گیا۔ اس پر ہم نے بتلایا کہ ابھی گذشتہ سال لندن میں حسن محمود عودہ بھی اسی طرح قادیانیت پر دو حرف بھیج کر مسلمان ہو چکے ہیں۔

س: کیا آپ منصور احمد قادیانی سفیر کی سرگرمیوں پر روشنی ڈالیں گے؟

ج: میں نے اس سے پہلے بھی بتایا کہ جب سے وہ سفیر بنا ہے ٹوکیو میں قادیانی سرگرمیاں بڑھ گئی ہیں۔ دیکھا جاتا ہے کہ ہر تقریب اور ہر پارٹی میں قادیانیوں کا جتھہ نظر آتا ہے جو پہلے دیکھنے میں نہیں آتا تھا۔ اور اکثر نئے چہرے نظر آتے ہیں۔ یہاں سوال یہ پیدا ہوتا ہے کہ جاپان میں قادیانیوں کو کون لا رہا ہے؟ اور یہ کہ ہمارا سوال ہے کہ ان کے دور میں قادیانیوں کا کیوں اور کیسے اضافہ ہوا؟ آج کل قادیانی جو جاپان پہنچے ہیں۔ تو اپنے آپ کو مظلوم ظاہر کرتے ہیں اور رونا روتے ہیں کہ پاکستان میں ہم پر ظلم ہو رہا ہے۔ اس طرح وہ سیاسی پناہ حاصل کرتے ہیں۔ جب جاپانی حکام کو معلوم ہوا کہ پاکستان کا سفیر خود قادیانی ہے تو حیرت ہوتی ہے کہ یہ کیسے ہو سکتا ہے کہ ایک طبقہ جس پر ظلم کیا جا رہا ہو اس طبقہ سے ایک شخص سفارتی عہدے پر فائز کیا جائے۔ چنانچہ حکام نے اب سیاسی پناہ دینے سے انکار کر دیا۔ ہمارا مطالبہ ہے کہ منصور احمد قادیانی کو واپس بلایا جائے۔ جناب حسین خان صاحب نے بتایا کہ ٹوکیو میں پچاس سالہ قدیم ایک ترکی مسجد تھی جو بعد میں شہید کر دی گئی اب ترک سفارت خانے والے وہاں ڈپلومیٹک سینٹر بنانا چاہتے ہیں۔ مسلمانوں نے اس اقدام کے خلاف مہم چلا رکھی ہے کہ مسجد کی جگہ اور کوئی دوسری عمارت نہیں بن سکتی یہ ایک دینی مسئلہ ہے اور ہمیں اس سلسلے میں حمایت کرنی چاہئے۔ مگر پاکستانی سفارت خانے نے سرد مہری اختیار کر رکھی ہے۔ اور مسلمانوں کے اس موقف سے نہ صرف مجرمانہ خاموشی اختیار کی بلکہ ہمارے خلاف پاکستان میں حکام کو شکایت کی جاتی ہے کہ یہ لوگ ترکی کے خلاف مہم چلا رہے ہیں۔ حالانکہ یہ بات درست نہیں ہے۔

ایک اور اہم ترین بات یہ ہے کہ برطانیہ کے مسلمانوں نے رشدی شیطان کے خلاف ایک جلوس نکالا تھا جو نہایت کامیاب رہا۔ بابری مسجد کے سلسلے میں دوبارہ جلوس نکالنے کے لئے پولیس سے کہا گیا تو اس نے اجازت دینے سے انکار کر دیا۔ ہم نے پولیس والوں سے احتجاج کیا کہ یہ جلوس بھی پہلے جلوس کی طرح پرامن ہو گا۔ مگر انہوں نے قطعاً ہماری بات نہ سنی۔ ایک جاپانی پولیس آفیسر نے ہمیں بتلایا کہ کسی

اسلامی ملک کے سفیر نے ہمیں کوئی اشارہ نہیں دیا اور نہ کوئی اعتراض کیا مگر پاکستانی سفارتخانے نے صراحتاً ہمیں کہا ہے کہ جلوس نکالنے کی اجازت نہ دی جائے جب ہم نے اس سلسلے میں اپنے سفارتخانے سے رابطہ قائم کیا کہ آپ نے یہاں سے ایسا کیوں کیا تو انہوں نے صاف انکار کر دیا لیکن یہ بات بالکل اظہر من الشمس ہے کہ پولیس آفیسر نے بالکل صحیح کہا ہے اس کو جھوٹ بولنے کی کیا ضرورت تھی؟۔

میں ایک اور افسوسناک بات بتاتا چلوں کہ پاکستان کے سابق سفیر نے ایک نئی مسجد کے قیام کی تحریک چلائی تھی کہ حکومت جاپان مسلمانوں کو مسجد تعمیر کرنے کے لئے ایک جگہ دے۔ سابقہ سفیر تو چلے گئے۔ اب موجودہ سفیر قادیانی ہیں ظاہر ہے کہ ان کو مسلمانوں کی جگہ مسجد تعمیر کرنے کی کیا ضرورت ہو سکتی ہے جب سے یہ آئے ہیں۔ سارا معاملہ ٹھپ ہو کر رہ گیا ہے۔ جب ہم نے دوسرے ممالک کے سفراء سے بات کی تو انہوں نے کہا کہ مسجد کے قیام کی بات پاکستان نے اٹھائی تھی لہذا پاکستان ہی کو آگے بڑھ کر اس اچھے کام کو پایۂ تکمیل تک پہنچانا چاہیے ہم ہر طرح سے مدد کے لئے تیار ہیں پھر انہوں نے بھی اعتراض کیا کہ ایک غیر مسلم اور پھر مرتد کو مسجد کے قیام میں کیا دلچسپی ہو سکتی ہے اور حکومت پاکستان بھی کیسی حکومت ہے کہ ایک کافر مرتد شخص کو اس نے یہاں سفیر بنا رکھا ہے تمام سفراء اس امر پر نالاں ہیں، اور اس وجہ سے پاکستان کی ساکھ پر منفی اثرات پڑ رہے ہیں، اور دن بدن مسجد کا منصوبہ بھی کمزور پڑتا جا رہا ہے۔ حکومت کو چاہیے کہ وہ اس کو فوراً یہاں سے ہٹائے۔ اس کے علاوہ ایک بات ہم حکومت تک پہنچانا چاہتے ہیں کہ وزارت خارجہ کا رویہ بھی ہمارے ساتھ اچھا نہیں رہا۔ اس نے جناب وزیر اعظم محمد نواز شریف نے ہمارے ساتھ ملاقات کا وقت دیا لیکن وزیر خارجہ نے نہیں دیا۔

آخر میں وفد کے سربراہ ہونے کے ناطے سے موجودہ حکومت سے کہوں گا کہ جب یہ حکومت اسلام کے نفاذ کے نعرے پر قائم ہوئی یہ اسلام کے سراسر منافی ہے کہ کلیدی عہدوں پر قادیانیوں کو تعینات کیا جائے۔ لہذا جہاں کہیں قادیانی کلیدی اسامیوں پر متعین ہیں ان کو فوراً برطرف کیا جائے۔ جس کی ابتداء منصور قادیانی سے ہو۔

یادِ رفتگاں

قاطع مرزائیت حضرت مولانا سید لعل شاہ دوالمیالوی رحمۃ اللہ علیہ

انھوں نے زندگی بھر فتنہ مرزائیت کا تعاقب کیا اور مناظروں میں شکست دی۔

تحریر:- عابد حسین شاہ

صوبہ پنجاب کے ضلع چکوال کی تحصیل چوآسیدن شاہ کے گاؤں دوالمیال میں سادات مشہدی کاظمی کا ایک خانوادہ آباد ہے۔ اس خاندان کے ایک بزرگ حضرت مولانا سید رسول شاہ نوالی گاؤں تترال کی درمیانی مسجد میں امامت کے فرائض سرانجام دیتے تھے ان کے ہاں فرزند پیدا ہوا جس کا نام سید لعل شاہ رکھا گیا۔ اس فرزند کو ابتدائی تعلیم چکوال شہر کے مولانا غلام حسین نے دی اور مزید تعلیم عیدگاہ پشاور اور لاہور میں مولانا عبدالعزیز گکھڑوی، مولانا غلام قادر قریشی اور مولانا قاضی غلام محی الدین پشاوری سے حاصل کی۔ قرآن کریم حفظ کیا آپ خداداد ذہنیت کے مالک تھے چنانچہ جب آپ لاہور میں زیر تعلیم تھے تو امتحان میں شامل سو طالب علموں میں سے آپ کی کارکردگی سب سے بہتر رہی۔ سلسلہ عالیہ چشتیہ میں خواجہ احمد میروی قدس سرہ العزیز کے مرید و خلیفہ مجاز ہوئے ۱۹۳۰ء کے قریب آپ نے سفر حج و زیارت کیا حرمین شریفین میں آپ کو تقاریر کا شرف حاصل ہوا سفر سے واپسی پر آپ بہت سی کتب خرید کر ہمراہ لائے آپ کثیر الخوبیوں کے مالک تھے شیخ طریقت، مفتی، مصنف، شاعر، پیر طریقت، مبلغ اسلام اور مناظر اسلام وغیرہ۔

اس زمانے میں آپ کا گاؤں دوالمیال قادیان کے بعد مرزائیوں کا دوسرا مرکز تھا یہاں کے مرزائیوں کا سرغنہ مولوی کرم داد مرزائی تھا جو کہ مولوی نورالدین بھیروی مرزائی کا شاگرد تھا حضرت شاہ صاحب نے مرزائیت وغیرہ کی سرکوبی کے لئے تحریر و تقریر کے ذریعے بساط بھر کوشش کی چنانچہ کرم داد دوالمیالوی مرزائی سے یہاں آپ کے متعدد مناظرے ہوئے اور مقدمات بھی قائم ہوئے۔ مرزائیوں نے دوالمیال کی مسجد میں جمعہ قائم کرنے کے لئے عدالت میں مقدمہ دائر کیا جس کی مسلمانوں کی طرف سے حضرت سید لعل شاہ صاحب نے پیروی کی [illegible] فروری [illegible] کو ڈپٹی کمشنر [illegible] نے فیصلہ شاہ صاحب کے حق میں سنایا۔

آپ نے تبلیغ و اشاعت اسلام کے لئے ایک تنظیم "انجمن اسلامیہ حنفیہ" قائم کی اس کا تیسرا اجلاس ۳،۴،۵ مارچ ۱۹۳۲ء کو موضع [illegible] اور دوالمیال میں منعقد ہوا۔ مرزائی مبلغ کرم داد دوالمیالوی نے کہا کہ اگر حیات مسیح ثابت ہو گئی تو میں مرزا جی کو کافر اور سب دعووں میں کذاب اور جھوٹا مان لوں گا۔ چنانچہ انجمن کے مذکورہ بالا اجلاس میں ۱۶ مارچ ۱۹۳۲ء کو چوآسیدن شاہ شہر میں حضرت پیر سید نذر شاہ شیرازی کی آخری آرام گاہ سے متصل ایک بڑے میدان میں بہ انتظام پولیس مسلمانوں اور مرزائیوں کے درمیان مناظرہ طے پایا۔ مسلمانوں کی طرف سے حاجی عبدالواحد جمعدار، [illegible] صدر مناظرہ اور مولانا سید لعل شاہ دوالمیالوی اور قاضی فضل احمد لودھیانوی معاون مقرر ہوئے اور مرزائی کرم داد دوالمیالوی مناظر اور فتح محمد نمبردار دوالمیالوی اور محمد بخش باشندہ دوالمیالوی معاون مقرر ہوئے۔ اختتام مناظرہ پر انسپکٹر پولیس جناب میر خان صاحب نے مسلمانوں کے دلائل کی تائید کی اور قادیانیوں کو اپنا موقف ثابت کرنے میں بری طرح ناکامی ہوئی اس کے باوجود کرم داد مرزائی کو قبول حق کی توفیق کبھی نہ ہوئی اس مناظرہ کی مکمل روداد انجمن [illegible] اسلام لاہور کے ماہوار رسالہ کے شمارہ ۱۵ مئی ۱۹۳۲ء میں شائع ہوئی۔

گجرات شہر کے ملک مبارک علی خادم ایڈووکیٹ مرزائی مبلغ اور مرزا کے قریبی حواریوں میں سے تھا جس نے بعد ازاں ۱۹۵۲ء میں مرزائیت کے فروغ کے لئے "احمدی پاکٹ بک" کتاب تصنیف کر کے شائع کی حضرت شاہ صاحب کے گاؤں دوالمیال کے قریب ہی ایک ریاست تھی کوٹ راجگان نام کا آباد ہے یہاں کے راجہ علی محمد گجرات میں محکمہ جنگلات کے افسر تھے راجہ صاحب کا رابطہ ملک

عبدالرحمٰن خادم سے تھا۔ انہوں نے مرزائیت اختیار کی اور ملک عبدالرحمٰن مرزائی کی بہن سے دوسری شادی کر لی۔ اس طرح ملک عبدالرحمٰن خادم کا اس علاقے میں آنا جانا اور زیادہ ہوا۔ حضرت شاہ صاحب نے اس کا تعاقب کیا۔ چنانچہ ۱۹۳۳ء کے لگ بھگ قصبہ چھینی کوٹ رنگلاں میں حضرت مولانا سید لعل شاہ اور عبدالرحمٰن خادم کے درمیان مناظرہ ہوا جس میں مرزائیت کو ہزیمت اٹھانا پڑی۔ اس کے علاوہ بھی دوسرے مذاہب باطلہ سے آپ کے مختلف موضوعات پر کئی مناظرے ہوئے۔ لیکن مرزائیت کا جو آپ نے اور آپ کے بعد آپ کی اولاد کے علماء کرام نے ایسا ناطقہ بند کیا کہ مرزائی مبلغین کی تمام تر کوششوں کے باوجود مرزائیت اس تک اس گاؤں کی حدود سے باہر نہیں نکل سکی اور ذبح ہو گیا۔ مولانا قاضی محمد زاہد الحسینی صاحب مدظلہ نے کہا اگر اس علاقہ میں حضرت مولانا سید لعل شاہ اور حضرت مولانا محمد کرم الدین دبیر موجود نہ ہوتے تو پورا علاقہ مرزائی و سبائی ہو چکا ہوتا۔ تحفظ اسلام کا فریضہ آپ نے آخر دم تک سر انجام دیا۔ چنانچہ ۱۹۴۵ء میں جبکہ آپ انتہائی ضعیف ہو چکے تھے اور آپ کی عمر نوے برس سے تجاوز کر چکی تھی تو دوالمیال کے مرزائیوں سے مناظرہ کی نوبت آئی تو آپ نے خود اس کا اہتمام و سرپرستی فرمائی اور مولانا قاضی محمد زاہد الحسینی کو جو ان دنوں نواحی قصبہ ڈلوال میں خطیب تھے اپنی طرف سے مناظر مقرر کیا۔ مرزائی مناظر کرم الٰہی ظہیر منشی بہاؤالدین کو شکست فاش ہوئی اور اسلام کا بول بالا ہوا۔ اس مناظرہ کی مکمل روئیداد علامہ زاہد الحسینی کی مطبوعہ کتاب "ورقۃ الزاهدیہ بجرقۃ احمدیہ" میں محفوظ ہے۔

حضرت شاہ صاحب نے تصنیف و تالیف کا کام بھی انجام دیا۔ آپ کے دور میں جہلم شہر سے ہفت روزہ "سراج الاخبار" حضرت مولانا محمد کرم الدین دبیر کی زیر ادارت نکلا کرتا تھا۔ اس اخبار میں مسلمانوں کے دین سے متعلق سوالات شائع ہوا کرتے جن کے جوابات آئندہ شمارے میں علمائے کرام دیا کرتے۔ جوابات دینے والوں میں آپ سرفہرست تھے۔ مرتسر سے شائع ہونے والے ہفت روزہ "الفقیہ" میں بھی حضرت شاہ صاحب اور آپ کے فرزند حضرت مولانا حکیم سید کرم حسین شاہ کے رد مرزائیت پر مضامین و مراسلات شائع ہوا کرتے۔ آپ کی مطبوعہ تصانیف الہٰی قتاب برد شمن، ابوبکر و عمر بن خطاب، اظہار حق، تیغ الٰہی بر فرق سبائی اور باغ فدک کا قصہ شامل ہیں۔ رد مرزائیت پر آپ نے "حقیقت مرزائیت" تالیف کی۔

حضرت شاہ صاحب کے شاگردوں میں آپ کے دو فرزند حضرت مولانا سید فضل شاہ اور حضرت مولانا سید کرم حسین شاہ کے علاوہ مولانا میاں لعل دین دولوی، حضرت پیر مہتاب شاہ دولوی اور حال ہی میں قصور شہر میں فوت ہونے والے مشہور عالم دین سید فردوس شاہ قابل ذکر ہیں۔ مولانا سید کرم حسین شاہ جید عالم، مصنف اور شاعر تھے۔ آپ کی تصانیف میں سوط الحق اور ذکر ولی مطبوعہ صورت میں ہیں اور عبدالرحمٰن خادم کی کتاب "احمدیہ پاکٹ بک" کے جواب میں آپ نے حنفی پاکٹ بک مرتب کی تھی۔ علاوہ ازیں مولانا لعل دین دولوی نے اپنے استاد محترم سید لعل شاہ صاحب کے سوانح حیات قلمبند کر کے انہیں "گوہر لعل" کے نام سے ۱۹۴۲ء میں شائع کیا۔

۱۳ فروری ۱۹۴۷ء مطابق ۲۱ ربیع الاول ۱۳۶۶ھ بروز جمعرات دوالمیال میں حضرت مولانا سید لعل شاہ نے مختصر علالت کے بعد تقریباً ایک سو سال کی عمر میں بروز جمعہ وفات پائی اور اپنے آبائی قبرستان میں مدفون ہوئے۔

عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت

خوشخبری

کے قیام سے لیکر آج تک مرکزی "دارالمبلغین" کا شعبہ مصروف عمل رہا ہے جس میں ہزارہا ملکی و غیر ملکی طلباء و علماء نے ردقادیانیت کا کورس کیا امسال ۱۴۱۱ھ میں یہ کورس ۵ شعبان سے ۳۰ شعبان تک دفتر مرکزیہ ملتان میں منعقد ہو رہا ہے، جس کی نگرانی عالمی مجلس کے بزرگ رہنما حضرت مولانا

محمد یوسف لدھیانوی

فرمائیں گے۔ ملک کے پروفیسر، لیکچرار، دانشور، علماء کرام، مناظرین اسلام "ردقادیانیت" کے مختلف عنوانات پر لیکچر دیں گے۔ علماء، خطباء، منتہی طلباء، اسکولز و کالجز کے اسٹوڈنٹس سادہ کاغذ پر اپنے کوائف لکھ کر درخواستیں ارسال کریں۔

تمام مقامی جماعتیں اپنے ہاں سے نمائندے بھجوائیں (مولانا عزیز الرحمٰن جالندھری)

مرکزی ناظم اعلیٰ، عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت۔ ملتان فون ۴۰۹۷۸

محفل سوال وجواب

قسط نمبر ۳

اسلام پر مرزائیوں کے اعتراضات اور ان کے اجمالی جوابات

ملتان میں رد قادیانیت کے کورس کے موقع پر محفل سوال و جواب سے مناظر ختم نبوت حضرت مولانا اللہ وسایا صاحب کا خطاب

سوال نمبر ۱۲: عیسیٰ علیہ السلام دوبارہ تشریف آوری کے بعد نبی ہوں گے یا نہ؟ اگر ہوں گے تو پھر یہ ختم نبوت کے خلاف ہے اگر نبی نہ ہوں گے تو پھر کیا وہ نبوت سے معزول ہو جائیں گے؟

جواب: عیسیٰ علیہ السلام کی دوبارہ تشریف آوری بحیثیت حضور علیہ السلام کے امتی اور خلیفہ کے ہوگی یعنی امت محمدیہ کی طرف نبی بن کر تشریف نہ لائیں گے کیونکہ وہ صرف بنی اسرائیل کے نبی تھے جیسے قرآن شریف کی آیت

ورسولا الی بنی اسرائیل (پ۳ ع۱۳) دلالت کرتی ہے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی بعثت کافۃ للناس کے بعد عیسیٰ علیہ السلام کی یہ ڈیوٹی ختم ہو گئی اس سے وہ صرف امتی اور خلیفہ ہوں گے۔

بخاری شریف ج ۱ ص ۴۹۰ مسلم شریف ج ۱ ص ۸۷ پر ہے کہ

ان ینزل فیکم عیسیٰ ابن مریم حکماً مقسطاً۔ اور ابن عساکر میں ہے

انہ خلیفتی فی امتی من بعدی کہ میری امت میں میرے خلیفہ ہوں گے تشریف آوری کے وقت وہ امت محمدیہ کی طرف نبی اور رسول بن کر تشریف نہ لائیں گے بلکہ خلیفہ و امام ہوں گے اس لئے ان کی تشریف آوری سے ختم نبوت کی خلاف ورزی لازم نہ آئے گی۔ باقی رہا یہ کہ وہ کیا نبوت سے معزول ہو جائیں گے۔ یہ بھی غلط ہے وہ نبوت سے معزول نہ ہوں گے بلکہ دوبارہ تشریف آوری کے بعد نبی اللہ ہونے کے باوجود ان کی ڈیوٹی بدل جائے گی جیسے پاکستان کے صدر مملکت اس وقت پاکستان کے سربراہ ہیں اگر وہ برطانیہ تشریف لے جائیں تو صدر مملکت پاکستان ہونے کے باوجود برطانیہ تشریف آوری یہاں کو برطانیہ کے قانون کی پابندی لازم ہے حالانکہ وہ صدر مملکت ہیں مگر وہاں جا کر ان کی حیثیت صدر مملکت ہونے کے باوجود مہمان کی ہوگی۔ اسی طرح حضرت عیسیٰ علیہ السلام اپنے زمانہ میں جو ان کی نبوت کا پیریڈ تھا اس میں وہ نبی تھے کل جب وہ حضور علیہ السلام کی امت میں تشریف لائیں گے گو نبی ہونے کے باوجود حضور علیہ السلام کے زمانہ نبوت میں ان کی حیثیت امتی و خلیفہ کی ہوگی۔ اب وہ نہ نبوت سے معزول ہوئے نہ ان کے تشریف لانے سے ختم نبوت پر زد آئی۔

سوال نمبر ۱۳: عیسیٰ علیہ السلام جب تشریف لائیں گے کس شریعت پر عمل کریں گے اپنی شریعت پر یا حضور علیہ السلام کی شریعت پر؟

جواب: حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی آمد امتی ہونے کی حیثیت سے ہے تو ظاہر ہے کہ وہ حضور علیہ السلام کی شریعت پر عمل کریں گے اس لئے ہمارے عقائد کی کتابوں میں ہے

یحکم بشرعنا لا بشرعہ

کہ وہ ہماری یعنی امت محمدیہ کی شریعت کے مطابق عمل کریں گے اور خود بھی عمل پیرا ہوں گے نہ کہ اپنی شریعت پر۔

سوال نمبر ۱۴: کیا وہ شریعت محمدیہ آکر کس سے پڑھیں گے یا ان کو وحی ہوگی اگر وحی ہوگی تو وحی کا دروازہ بند نہ ہوا۔

جواب: نبی دنیا میں کسی کا شاگرد نہیں ہوتا نبی کی تعلیم و تبلیغ خود اللہ رب العزت فرماتے ہیں۔ (مرزا قادیانی کے جھوٹے ہونے کی ایک یہ بھی دلیل ہے کہ وہ ایک نہیں کئی استادوں کے شاگرد تھے جن میں مولوی فضل الٰہی مولوی فضل احمد اور گل علی شیعہ بطور خاص مشہور ہیں جیسا کہ سیرت المہدی ج ۱ ص ۲۵۱ تریاق القلوب وغیرہ میں مذکور ہے) نبی دنیا میں کسی کا شاگرد نہیں ہوتا اسلامی تعلیمات اور دیگر کتب کی رو سے تو یہ ممکن ہے کہ ایک نبی دوسرے نبی سے بحکم بمصلحت خداوندی چند خاص امور کی تفسیر و وضاحت کے لئے جائے مگر ایک نبی دنیا میں کسی غیر نبی کے دروازہ پر علم کی تحصیل کے لئے جائے تو اس سے بڑھ کر نبی اور نبوت سے بڑھ کر اور کوئی توہین نہیں ہو سکتا۔

مرزا قادیانی کا دوسروں کے دروازوں پر تحصیل علم کے لئے زانوئے تلمذ طے کرنا اس کے جھوٹے ہونے کے لئے کافی ہے اور مختاری کے امتحان میں فیل ہونا اس کی عزت میں اضافہ نہیں کرتا۔ حضرت عیسیٰ علیہ السلام چونکہ اللہ کے نبی ہیں وہ دوبارہ نازل ہو کر کس سے قرآن و حدیث یا شریعت محمدیہ کی تعلیم حاصل کریں یہ ناممکن اور ہمارے عقائد کے خلاف ہے۔ ان کے لئے قرآن و سنت کی تعلیم کا اللہ کی طرف سے ہونا خود قرآن میں مذکور ہے

واذ علمتک الکتاب والحکمۃ

(سورہ آل عمران رکوع ۴)

باقی رہا یہ سوال کہ کیا ان پر وحی نازل ہوگی تو جناب ان پر وحی نبوت نہ ہوگی وحی نبوت کا دروازہ امت محمدیہ صلی اللہ علیہ وسلم پر بند ہے تو پھر ان کو شریعت محمدیہ کا علم کیسے ہوگا۔ اس کا اہتمام اللہ رب العزت کے ذمہ ہے اس اہتمام اور ان کی تعلیم کے لئے وحی نبوت نہ ہوگی بلکہ الہام، کشف، مبشرات، القاء علم لدنی جیسے بے شمار قدرت کے ذرائع ہیں جن کے ذریعہ اللہ رب العزت ان کو شریعت محمدیہ کی تعلیم کا اہتمام فرما دیں گے۔ قادیانی بے فکر رہیں نہ وحی نبوت کی ضرورت ہے نہ کسی کے دروازہ پر زانوئے تلمذ طے کرنے کی، نبوت کو مذاق بنانے کی۔ قدرت کی طرف سے اس کا اہتمام ہوگا قرآن مجید میں صراحتاً ہے کہ وحی نبوت کے علاوہ اور بھی وحی کے اقسام ہیں۔ مثلاً

واذ اوحینا الی ام موسیٰ

(سورہ طٰہٰ رکوع ۲)

یا جیسے واوحینا الی النحل

ظاہر ہے کہ ام موسیٰ کی طرف یا نحل کی طرف وحی ہونے کے باوجود وہ وحی نبوت نہ تھی پس قرآن کی ان آیات سے ثابت ہوا کہ وحی نبوت کے علاوہ بھی وحی ہے۔

سوال نمبر ۱۵: قادیانی کہتے ہیں کہ آپ کے عقیدہ کے مطابق جب عیسیٰ علیہ السلام نازل ہوں گے تو وہ زمین پر فرشتوں کے ذریعہ آئیں گے۔ اور پھر مینارے سے آگے ان کے لئے سیڑھی لائی جائے گی۔ کیا جو خدا ان کو مینار تک لایا ہے وہ صحن تک لانے پر قادر نہیں!

جواب: قدرت و حکمت میں فرق سمجھیں، قدرت علیحدہ چیز ہے حکمت علیحدہ چیز ہے اللہ تعالیٰ ان کو صحن پر لانے پر بھی قادر ہیں یہ قدرت کے خلاف نہیں مگر حکمت اسی میں ہے کہ ان کو مینار تک تو فرشتوں کے ذریعہ لایا جائے آگے مسلمان ان کو خود سیڑھی لگا کر مینارے سے اتاریں۔ اس میں دو حکمتیں نظر آتی ہیں۔

مشکوٰۃ شریف صفحہ ۵۳۲ باب المعجزات کی متفق علیہ روایت کے مطابق نبی علیہ السلام نے جنگ حدیبیہ میں جب مسلمانوں کے لشکر میں پانی ختم ہوگیا صحابہ کرام نے اپنی پریشانی کا ذکر کیا رحمت عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ برتنوں میں سے بچا کھچا پانی اکٹھا کر کے لائیں ایک پیالے میں پانی لایا گیا آپ نے پیالے کے جمع شدہ پانی میں ہاتھ مبارک ڈال دیئے جس سے پانچوں انگلیوں سے پانی کے چشمے جاری ہو گئے آپ پیالہ میں جمع شدہ پانی میں ہاتھ ڈال کر امت کو سبق دے رہے تھے کہ جہاں انسان کی ہمت میں ہے وہ خود کرے جہاں انسان کی ہمت جواب دے جائے وہاں سے پھر انسان کو قدرت خداوندی پر نظر رکھنی چاہئے بعینہٖ اسی طرح مینارے اور آسمانوں تک انسان کی طاقت نہیں چلتی جہاں انسان کی طاقت کام نہیں کرسکتی وہاں خدا تعالیٰ کی قدرت کام کرے گی جہاں پر انسان کی طاقت چل سکتی ہے وہ مینارے سے نیچے سیڑھی لگا کر اپنی طاقت کو استعمال کریں گے دوسری حکمت یہ ہے کہ عیسیٰ علیہ السلام کو ہم اپنے ہاتھوں سے اتاریں گے خود سیڑھی لائیں گے تاکہ مسلمانوں کو یقین ہو کہ سچا مسیح وہ ہے جس کے لئے ہم سیڑھی لائیں گے اپنے ہاتھوں سے اتاریں گے جو قادیان میں ماں کے پیٹ سے پیدا ہو کر کہتا ہے کہ میں مسیح ہوں جھوٹ بولتا ہے۔

سوال نمبر ۱۶: حضرت عیسیٰ علیہ السلام شام دمشق میں نازل ہوں گے اسرائیل بیت المقدس جائیں گے لد پر دجال کے قتل دجال کے بعد مکہ مکرمہ سعودی عرب تشریف لائیں گے تو ان کی نیشنلٹی کس ملک کی ہوگی پاسپورٹ این او سی زر مبادلہ کا کیا بنے گا؟

جواب: اس اشکال کا حل بھی تعلیمات اسلامیہ میں موجود ہے مشکوٰۃ شریف باب نزول مسیح صفحہ ۴۷۹ پر متفق علیہ روایت کے الفاظ یہ ہیں۔

ان ینزل فیکم ابن مریم۔ وہ حاکم ہوں گے اور حاکم بھی مرزا قادیانی کی طرح انگریز کے مدح سرا اور انگریز کی خوشامد اور چاپلوسی کی جہالت میں غرق نہ ہوں گے نہ ہی مکہ کو چھوڑ کر برطانیہ میں خط لکھیں گے کہ تو زمین کا نور ہے اور میں زمین کا نور ہوں تیرے وجود کی برکت و کشش نے مجھے اوپر سے نیچے کھینچ لیا ہے۔ ستارہ قیصریہ، تحفہ قیصریہ اور گورنمنٹ عالیہ کی خدمت میں عاجزانہ درخواست ملحقہ تریاق القلوب جس میں جہاد کو حرام اور انگریز کی اطاعت کو فرض اور خود کو گورنمنٹ برطانیہ کا خود کاشتہ پودا قرار دیا ہے۔ عیسیٰ علیہ السلام ایسے نہیں ہوں گے وہ حاکم عادل ہوں گے ان کے نزول کے وقت

یہلک کلہا الا ملۃ واحدۃ الا وھی الاسلام

تمام ملتیں اور ادیان باطل مٹ جائیں گے دین اسلام کی برتری اور شاہی ہوگی۔ پوری دنیا پر اسلام کا جھنڈا ہوگا پوری دنیا اسلام کی وحدت واکائی اور ون یونٹ میں پروئی ہوگی اور اس کے حکمران حضرت عیسیٰ علیہ السلام بحیثیت خلیفہ محمدی صلی اللہ علیہ وسلم ہوں گے۔ تو جب قیامت سے قبل نزول مسیح کے وقت تمام دنیا اسلام کے زیر نگیں ہوگی۔ اور اس کے حکمران عیسیٰ علیہ السلام ہوں گے تو ان سے اس وقت پاسپورٹ اور ویزا کی بحث کرنی عقل اور نقل کے خلاف ہے

سوال نمبر ۱۷: کیا حضرت عیسیٰ علیہ السلام خنزیروں کو قتل کریں گے کیا خنزیر کو قتل کرنا ان کی شان کے خلاف نہیں؟

جواب: مسئلہ کو اس کی حقیقت کی روشنی میں صحیح سمجھنے کی کوشش کرنی چاہئے اس سے صورت حال واضح ہوگی۔ حضرت عیسیٰ علیہ السلام نعوذ باللہ خود خنزیروں کو قتل نہیں کریں گے بلکہ ان کی تشریف آوری کے بعد جب دنیا میں خنزیر کھانے والی اور اس کا ریوڑ پالنے والی قوم نہ رہے گی بلکہ وہ مسلمان ہو جائیں گے تو ان کے مسلمان ہو جانے پر جو لوگ خنزیر پالنے والے تھے۔ وہی اس کے مٹانے والے ہوں گے کیونکہ قتل خنزیر کا سبب عیسیٰ علیہ السلام کا نزول ہوگا۔ آپ کے حکم سے خنزیر قتل کئے جائیں گے اور آپ کے زمانہ بعد نزول میں یہ سب کچھ ہوگا۔ اس لئے قتل کی نسبت آپ کی طرف کردی گئی ہے جیسے جنرل محمد ضیاء الحق نے ذوالفقار علی بھٹو کو پھانسی دی حالانکہ پھانسی کا فیصلہ کرنے والا مشتاق احمد چیف جسٹس لاہور تھا اور پھانسی کا پھندا گلے میں ڈال کر بھٹو کو لٹکانے والا تارا مسیح مشہور جلاد تھا۔ مگر یہ ہم نسبت پھانسی کی جنرل ضیاء الحق کی طرف منسوب کی جاتی ہے اور کی جائے گی کہ یہ سب کچھ ان کے عہد اقتدار میں ہوا۔ حالانکہ اس نے خود پھانسی نہیں دی۔ اسی طرح جنرل ایوب خان نے ۶۵ء کی پاک بھارت جنگ میں فتح حاصل کی حالانکہ لڑنے والے فوجی تھے۔ ایوب کے حکم سے اس کے زمانہ میں فتح ہوئی۔ اس لئے فتح کی نسبت ایوب خان کی طرف کی جائے گی۔ یا بھٹو نے مرزائیت کو اقلیت قرار دیا حالانکہ اقلیت کا ریگولیشن کرنے والی اسمبلی تھی مگر اس کے زمانہ میں ہوا اس لئے اس کی طرف نسبت کی جاتی ہے۔ اسی طرح خنزیر عیسیٰ علیہ السلام کے زمانہ میں قتل ہوں گے مگر یہ برائی آپ کے زمانہ بعد از نزول میں اختتام پذیر ہوگی اس لئے اس کا کریڈٹ احادیث میں آپ کو دیا گیا تو ایک برائی کو ختم کرنا اچھا فعل ہے نہ کہ قابل ملامت و باعث اعتراض۔ پھر کیا آپ نے کبھی یہ بھی سوچا کہ قتل تو خنزیر ہوں گے مگر پریشان قادیانی جماعت ہے آخر کیوں اور اگر قتل خنزیر سے بقول قادیانیوں کے عیسیٰ علیہ السلام کی توہین لازم آتی ہے تو پھر قادیانی جماعت کے مفتی صادق کی کتاب ذکر حبیب میں موجود ہے کہ مرزا قادیانی کے ایک مرید نے شکایت کی کہ لوگ مجھے کتا مار پیر کہتے ہیں اس پر مرزا قادیانی نے کہا کہ اس میں کیا حرج ہے خدا نے مجھے سور مار کہا ہے۔

(ذکر حبیب صفحہ ۱۴۲)

اسی طرح تحفہ گولڑویہ صفحہ ۲۱۱ پر اپنے آپ کو سور مارنے والا کہا ہے ان دونوں حوالہ جات میں مرزا قادیانی نے وہی بات کہی جو عیسیٰ علیہ السلام کے لئے باعث ملامت بتاتے ہیں اگر ان کے لئے باعث ملامت ہے تو اس کے لئے کیوں نہیں۔ اب ایک اور امر کی طرف توجہ دلانا ضروری ہے کہ مرزا قادیانی نے اپنی کتاب براہین احمدیہ ج ۵ صفحہ ۵۵ پر لکھا ہے

ان (عیسیٰ علیہ السلام) کی تعلیم میں خنزیر خوروں اور زمین خدا بننے کا حکم اب تک انجیلوں میں نہیں پایا جاتا۔ اسی طرح

باقی صفحہ ۲۵ پر

www.amtkn.com www.facebook.com/amtkn313 www.emaktaba.info

"خانہ ساز نبیوں" کے لطائف وظرائف

از: مولانا محمد نذر عثمانی، چوک پرمٹ علی پور

مدعیان نبوت تین قسم کے ہوتے ہیں ایک وہ جن کو اللہ تعالیٰ نے واقعی ملک وقوم کی اصلاح کے لئے مبعوث فرمایا اور باوجود موانع کے انہوں نے اپنے مشن کی تبلیغ کی اور آخر کار وہ اس میں کامیاب ہوئے

نمبر ۲ دوسری قسم ان لوگوں کی ہے جنہوں نے صرف اس لئے دعویٰ کیا ہے کہ وہ دنیاوی جاہ وحشم اور دولت وشہرت کے خواہش مند تھے اور اپنی قوم یا قبیلے میں خاص مرتبہ رکھنے کی وجہ سے انہوں نے کچھ دن نبوت کا بھی مزا اٹھایا

نمبر ۳۔ تیسری قسم ان مدعیان نبوت کی تھی جو محض لطف وتمسخر کی بنا پر نبی بن بیٹھے۔ اور ان کی نبوت ایک لطیفہ بن کر رہ گئی۔ قسم اول کے انبیاء علیہم السلام کا ذکر خیر اس وقت ہمارے موضوع میں داخل نہیں ہے قسم دوم میں طلیحہ اسود عنسی کے علاوہ مسیلمہ اور سجاح بنت حارث نے کافی شہرت حاصل کی اور اس کا سبب زیادہ تر یہ تھا کہ ان دونوں نے ایک ہی وقت میں نبوت کا دعویٰ کیا اور بالآخر دونوں کے جسمانی ملاپ پر یہ کھیل ختم ہو گیا مردوں میں تو بہت سے نام لیے گنائے جا سکتے ہیں جو نبوت کی نسبت سے مشہور ہوئے لیکن عورتوں میں غالباً ایک سجاح ایسی تھیں جس نے نبیہ ہونے کا دعویٰ کیا اور آخیر عمر میں اسلام لائی۔

تیسری قسم خانہ ساز انبیاء بہت پر لطف تھی اور انہی کے لطائف آج ہم بیان کرتے ہیں عہد عباسی اپنی خصوصیت کے لحاظ سے اسلامی حکومت کا عجیب وغریب زمانہ تھا علم وفضل اور تہذیب وشائستگی کا کوئی پہلو اور جاہ وامارت کا کوئی شعبہ ایسا نہ تھا جو انتہائی عروج تک نہ پہنچا ہو اور جس قوم کا تمدن اتنا وسیع اور بلند ہو جائے تو اس میں الٹا کی بھی کمی نہیں آتی۔ چنانچہ ایک خاص ٹائپ لوگوں میں بھی پیدا ہو گئی تھی وہ نبوت کا دعویٰ کر کے ملک میں مشہور ہو جاتے اور دربار عباسی تک ان کی رسائی ہو جاتی۔

مامون الرشید کے دور حکومت میں ایک نذر و انکشے میں مدعیان نبوت شاہی حراست میں قصر شاہی کی طرف جا رہے تھے راستے میں تماشائیوں کا ہجوم تھا اور بہت کم لوگ واقف ہیں کہ یہ مجھے خاصے مہذب وشائستہ پڑھے لکھے انسان شاہی باڈی گارڈ کے ساتھ کہاں اور کیوں جا رہے تھے راستے میں انہی تماشائیوں میں سے ایک شخص یہ سمجھ کر کہ شاید یہ لوگ کسی دعوت میں جا رہے ہیں خود بھی ان کے غول میں شریک ہو گیا مامون کے سامنے جب یہ لوگ پیش کیے گئے اور ان کا شمار ہوا تو دس کے بجائے گیارہ نکلے اس پر سب کو حیرت ہوئی لیکن کوئی زیادہ کاوش اس باب میں نہ کی گئی، اور ان سب کے قتل کا حکم ہوا۔ اب یہ شخص بہت گھبرایا اور بولا آپ مجھے کیوں قتل کر رہے ہیں مامون الرشید نے پوچھا کیا تم نے نبوت کا دعویٰ نہیں کیا۔ وہ بولا جی کہاں کی نبوت اور کیسی رسالت میں تو یہ سمجھ کر ان کے ساتھ ہو لیا تھا کہ یہ کسی دعوت میں جا رہے ہیں مجھے دعوئ نبوت سے کیا واسطہ، یہ سن کر مامون ہنستے ہنستے بیتاب ہو گیا۔

خلیفہ مہدی عباسی کے زمانے میں ایک شخص نے دعویٰ نبوت کیا اور جب گرفتار ہو کر خلیفہ کے سامنے لایا گیا تو پوچھا گیا تم نبی ہو۔ بولا جی ہاں

پھر سوال کیا گیا "تم کن لوگوں کی ہدایت کے لیے مبعوث ہوئے ہو؟"

بولا "تم نے کسی کے پاس مجھے جانے ہی نہیں دیا نام کس کا لوں ادھر میں نے دعویٰ کیا اور ادھر تم نے مجھے پکڑ کر قید خانے بھیج دیا"

ایک بار کسی نے بصرے میں دعوئ نبوت کیا یہاں کا حاکم اس وقت سلیمان ابن علی تھا۔ گرفتار کر کے اسے سلیمان کے پاس لایا گیا سلیمان نے پوچھا کیا تم خدا کے بھیجے ہوئے پیغمبر ہو اس نے جواب دیا

جی ہاں اس وقت تو قیدی ہوں "

سلیمان نے پوچھا کم بخت تجھے کس نے نبی بنایا؟ اس نے کہا "کیا پیغمبروں سے ایسی گفتگو کی جاتی ہے کیا کروں مجبور ہوں کہ اس وقت قید میں ہوں ورنہ جبرئیلؑ کو حکم دیتا تم سب کو ہلاک کر دیتا"

کیا قیدی کی دعا قبول نہیں ہوتی

جی اور کہا خصوصاً انبیاء کی دعا تو قید کی حالت میں اوپر جاتی ہی نہیں۔

سلیمان نے ہنس کر کہا میں تمہیں چھوڑتا ہوں آزاد ہونے کے بعد جبرئیل کو حکم دو اگر انہوں نے تمہارا حکم مان لیا تو ہم سب تم پر ایمان لے آئیں گے تو وہ سن کر بولا

"خدا سچ فرماتا ہے کہ جب تک دیکھ نہ لیں گے ایمان نہ لائیں گے" سلیمان جواب سن کر ہنس پڑا اور اسے چھوڑ دیا۔

مامون الرشید کے زمانے میں ایک شخص نے ابراہیم خلیل اللہ ہونے کا دعویٰ کیا تو گرفتار کر کے لایا گیا تو ثمامہ بن اشرس نے کہا "اگر اجازت ہو تو میں اس شخص سے گفتگو کروں" مامون نے اجازت دے دی۔

ثمامہ: تم اپنے آپ کو ابراہیم کہلاتے ہو لیکن ان کے پاس تو دلیلیں تھیں، تمہارے پاس کون سی دلیل ہے؟"

مدعی "ابراہیم کے پاس کون سی دلیل تھی؟"

ثمامہ: وہ آگ میں ڈالے گئے اور آگ انہیں نہ جلا سکی ہم تمہارے لئے آگ روشن کرتے ہیں اور اس میں تمہیں ڈالتے ہیں اگر تم نہ جلے تو بے شک تمہاری نبوت کی دلیل ہے"

یہ سن کر وہ بولا۔

"یہ تو مشکل ہے کوئی اور آسان تجویز کرو"

ثمامہ: موسیٰ کی طرح عصا کو اژدھا بنا دو یا عیسیٰ کی طرح اندھوں کوڑھیوں کو اچھا کر دو" یہ سن کر وہ بولا۔

"یہ تو اور بھی زیادہ مشکل ہے میں آسان صورتیں پوچھتا ہوں اور تم اس سے بھی زیادہ مشکل کرتے جاتے ہو"

ثمامہ "تم نے نبوت کا دعویٰ کیا ہے تو کوئی نہ کوئی ثبوت تو دینا پڑے گا" اس نے کہا

"کہ میرے پاس کوئی ثبوت نہیں میں نے جبرئیل سے پہلے ہی کہہ دیا تھا کہ مجھے شیطانوں کے پاس بھیجتے ہو تو کوئی معجزہ بھی دے دو لیکن وہ اس پر بگڑ گئے بہر حال میں مجبور ہوں اس لئے اگر بغیر دلیل کے مجھے نبی مانتے ہو تو مانو ورنہ جھگڑا ہی کیا ہے" خلیفہ مامون ہنس پڑا اور اسے رہا کر دیا۔

خلیفہ مہدی کے پاس ایک شخص اسی طرح کا لایا گیا مہدی نے پوچھا "تم کب مبعوث ہوئے"؟ بولا "آپ کو اس سے کیا بحث میں کب مبعوث ہوا نبوت تاریخ کی پابند نہیں ہوتی"۔ مہدی نے پھر سوال کیا "تمہیں کہاں نبوت ملی"۔ بولا "خدا کی قسم یہاں پر تو ایسی باتیں پوچھی جا رہی ہیں جن کا نبوت سے کوئی تعلق نہیں سنیئے اگر آپ میری نبوت مانتے ہیں تو مانیئے ورنہ آپ اپنے گھر خوش رہیئے اور میں چلا"۔ ایک دن عبداللہ بن حازم ودبلجے کے جیب کے پاس بیٹھے تھے کہ لوگ ایک شخص کو پکڑ کر لائے اور کہا کہ اس نے نبوت کا دعویٰ کیا ہے عبداللہ نے کہا "تم پیغمبر ہو"؟ بولا "جی"۔ "کس قوم پر مبعوث ہوئے ہو"۔ بولا میں کس پر مبعوث ہوا ہوں تمہیں کیا میں شیطان پر مبعوث ہوا ہوں۔ یہ سن کر عبداللہ ہنس پڑے اور کہا اسے چھوڑ دو تاکہ یہ شیطان کے پاس جائے۔

خیال زاغ بلبل سے برتری کا ہے۔
غلام زادے کو دعویٰ پیغمبری کا ہے۔

پاکستان میں مرتد کی شرعی سزا نافذ کی جائے۔

محمد یوسف آسی نواں جنڈ الوالہ

جب تک کسی بھی ملک میں مجرموں کو حقیقی سزائیں نہ دی جائیں امن و سکون کی امیدیں باندھنا دیوانوں کے خوابوں کے مترادف ہے وطن عزیز پاکستان جس کی دھرتی پر قیام پاکستان سے پہلے فرنگی عیار کے ظلم و ستم کا تعفن تھا ہندو مکار بنئے کی مشرکانہ نحوست کی غلاظت تھی میرے اسلاف نے اس سرزمین کو اپنے خون جگر سے دھو کر پاک کیا اب اس خون شہداء کے طفیل ملی کو مجرموں کے دندناتے قدموں سے پامال کرانا خون شہداء کی توہین بھی جائے گی خدا کی قسم ہمیں پاکستان سے دلی محبت ہے ہم اس کے دشمنوں سے شدید نفرت کرتے ہیں اس اقرار کے باوجود بھی جو ہمارے استحکام پر مبنی جائز مطالبات کو متعصب نظروں کے بے ڈھنگے پیمانوں میں تول کر فسادی رنگ دیں وہ دراصل خود پاکستان کے سچے خیر خواہ ہرگز نہیں ہیں کون بھلا باشعور انسان پھوڑے پھنسیوں پر نشتر لگانے والے کے ہاتھ پکڑ کر پورے جسم پر کینسر ہونے کو خوش آمدید کہہ سکتا ہے چاہیے ہے لاکھ مریض چلائے منہ بنائے بالآخر مریض کے علاج کے لئے عمل جراحی آزمانا پڑتا ہے۔

اسی طرح قانونی تقاضوں کو پورا کرنے کے لئے مجرموں پر کڑی نگاہ رکھنا قانون ہی کا احترام سمجھا جاتا ہے حکومتی مشینری کے ساتھ عوامی تعاون محب وطن ہونے کی علامت ہے۔ قانونی دائرہ میں رہ کر مجرموں کی نشاندہی کرنا اور ان کے جرائم پر سزاؤں کے مطالبات نہ کرکے انسان خود اپنے ضمیر کی عدالت میں مجرم گردانا جاتا ہے پاکستان کے مجرموں میں مرزائی غیر مسلم اقلیت بھی سرفہرست ہے جسے برحق مذہب اسلام کی معصومیت کے زیر سایہ اور اس کے قانونی عدل کے پیش نظر علمائے حق کے اجماع نے ان کے باطل عقائد کے پیش نظر کافر مرتد زندیق ثابت کیا مرزائیوں کو مفکر پاکستان علامہ محمد اقبالؒ شاعر مشرق نے یہودیت کا چربہ ملک و ملت کے غدار کہا مرزائیوں کو فرنگی عیار نے سیاسی طور پر پروان چڑھایا جس کا اقرار مرزا کذاب کی اپنی تحریروں میں عیاں ملتا ہے کہ وہ انگریز کا خود کاشتہ پودا ہے جن کے ناپاک عقائد میں مسلمان حضرات کی پاک دامن عورتیں جنگلی کتیاں ان کی معصوم اولاد ولد الزنا ہے مرزائی جن کے عقائد میں برحق نبوت پہ ڈاکہ ڈالنا پاکستان کو اکھنڈ بھارت بنانا اور جہاد تا قیامت حرام ہونا شامل ہے عمر بھر پوری عالم کے دانشوروں کو چیلنج کرتے ہیں کہ وہ ہمیں بتلائیں کہ خطہ عالم میں کہیں بھی قیام پذیر کسی بھی ملک کے قانون میں کوئی ایسی دفعہ موجود ہے جو منکرین جہاد کو قانونی تحفظ کے زیر سایہ مسلح افواج میں شامل کرے اگر کسی بھی ملک کے قانون دان کسی ایسی دفعہ کی نشاندہی کرانے سے قاصر ہیں تو پھر ہمیں بتلایا جائے وطن عزیز پاکستان کی غیور مسلح افواج میں منکرین جہاد کو کس قانون کے ذریعے شامل کر رکھا ہے مسلمان وطن عزیز کی دھرتی کو پاک سرزمین کے نام سے پکارتے ہیں جب کہ مرزائیوں کا سربراہ جھگڑو مرزا پاکستان کو ملعون کہتا ہے اور اپنے ناحق خون سے لتھڑے پر تعفن ہاتھوں کو اٹھا اٹھا کر پاکستان ٹوٹنے کی بددعائیں کرتا ہے اور پاکستان میں پناہ لینے والے پاکستان کی سرزمین پر اگی ہوئی روزی کھانے والے کسی مرزائی نے مرزا جھگڑو کے اس نفرتی بیان پر اپنی لاتعلقی کا اظہار کیا بلکہ وہ تو اس تقریر مصنوعی خطبے سے پر دوں غلامی کی زنجیر کو فخریہ طور پر دکھاتے پھرتے رہے کہ ہمارے (نام نہاد) خلیفہ نے پھر پیشگوئی کی ہے ہم جانتے ہیں یہ شرارت کرنے کے مخصوص اشارے ہیں اس دوران بھی تو پاکستان کے کئی علاقوں میں فساد برپا ہوئے جن میں مرزائی پکڑے گئے۔ ان کو سزا دینا یا نہ دینا یہ قانون دانوں کی مرضی ہے بھلا جن بدبختوں کے خفیہ رابطے ممالک اسلامیہ و ملت اسلامیہ کے حریاں ازلی دشمن اسرائیل سے منظر عام پر آچکے ہیں اب بھی محب وطن افراد ان اغیار کے ایجنٹوں سے ہوشیار نہ ہوں تو پھر بیداری کا وقت کب آئے گا۔ میری اہل روشن ضمیر قلمکاروں سے اپیل ہے کہ خدارا جب آپ اپنے کالموں اور مضامین میں یہ تک لکھ سکتے ہیں کہ فلاں لیڈر صاحب نے فلاں جگہ چائے نوش فرمائی فلاں جگہ پریس کانفرنس فرمائی کیا ان ہی کالموں میں تحفظ ختم نبوت کے فرائض کی انجام دہی اور وطن عزیز کے استحکام کے لئے برحق نبوت کے ڈاکوؤں اور وطن عزیز کے کھلے دشمنوں سے اپنے بھائیوں کو آگاہ کرنا اپنا فرض نہیں سمجھتے تاریخ گواہ ہے کہ بعض دفعہ مصنف قلمکاروں کے قلم کی سیاہی خون شہداء سے بھی زیادہ پر تاثیر ثابت ہوئی جب تک مرتدوں کو شرعی سزا نہیں ملتی مرزائی مرتد بن کر حکمران تماشا بن کر اور عوام خاموش تماشائی بن کر حقیقت کے روبرو مجرم گردانے جاتے ہیں اس لئے ہم خاموش تماشائی بن کر مجرم کہلوانا گوارہ نہیں کرتے ہمارا عزم ہے کہ آخری نبی کے آخری امتی آخری سانس تک نبی کے دشمنوں کا تعاقب جاری رہے گا بلکہ ہماری قبروں کی مٹی بھی نبی کے دشمنوں سے نفرت کا اظہار کرے گی خداوند کریم ہمارے صدر محترم اور وزیر اعظم جناب نواز شریف و اراکین پارلیمنٹ کو مرتدوں پر شرعی سزا نافذ کرنے بلکہ مکمل نفاذ اسلام کی جلد توفیق بخشے تمام محب وطن و مذہب افراد اور وطن عزیز پاکستان کی داخلی خارجی علاقائی حفاظت فرمائے اور ملت اسلامیہ کے تمام دشمنوں کے تمام منصوبے ناکام بنا دے ہمیں ایسی ایمانی دفاعی قوت عطا فرمائے تاکہ ہم پورے عالم کے مسلمانوں کی حفاظت کے قابل ہو سکیں۔ آمین۔

ہوشیار رہیئے!
قادیانی یہودیوں کے ایجنٹ اور ربوہ جاسوسی کا بہت بڑا اڈہ ہے۔

قسط نمبر ایک

نشانِ منزل

کیا مرزائی نوازی کے بعد بھی حضور ﷺ سے تعلق باقی رہ سکتا ہے؟

اپنے ذاتی دشمنوں سے بائیکاٹ اور دشمنان رسول صلی اللہ علیہ وسلم سے تعلقات

کیا ہمارا یہ طرزِ عمل ہماری نجات کا ذریعہ بن سکتا ہے؟

حافظ محمد اکرم طوفانی مبلغ عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت، سرگودھا

گلاب کا پھول کسی کمرے میں رکھ دیا جائے تو پوری فضا مہک اٹھے گی۔ غلاظت موجود ہو تو دماغ پھٹنے لگے گا۔ جس طرح گلاب کی مہک سے سرور حاصل کرنے کے لئے کتابوں کا علم مفید نہیں ہو سکتا، مشام جاں کو معطر کرنے کے لئے گلاب کے پھول کا پاس ہونا ضروری ہے۔ ٹھیک اسی طرح نرا ایمان کا دعویٰ بھی مفید نہیں ہو سکتا۔ جب تک سینہ ایمان سے معمور نہ ہو دل ایمان سے مالا مال نہ ہو۔ یہ ممکن نہیں کہ گلاب کا پھول موجود ہو اور قریب بیٹھنے والوں کو خوشبو نہ آئے اسی طرح ایمان کی دولت بھی اگر پاس ہو تو یہ ہو نہیں سکتا کہ اس کے شیریں ثمرات اور پائیدار نتائج سے دوسرے لطف اندوز نہ ہوں۔ گلاب کے ایک پھول میں دوسروں کو متاثر کرنے کے لئے صلاحیت موجود ہے تو یہ سمجھ لیا جائے کہ ایمان پھول سے بھی کم درجہ کی چیز ہے۔ جس میں دوسروں کو متاثر کرنے کی صلاحیت موجود نہ ہو۔ جس طرح کاغذ کے پھول محض نمائشی ہوتے ہیں ان سے خوشبو نہیں آسکتی ایسے ہی نمائشی ایمان سے بھی یہ توقع نہیں کی جا سکتی کہ وہ دوسروں پر کوئی مفید اثر ڈال سکے۔ ایمان وہی محمود و منفعت ثابت ہو سکتا ہے جو دوسروں کو نفع پہنچانے کا سبب بنے اور انسان کے رگ و ریشے میں بسا ہوا ہو۔ حوادث کی آندھیاں اور مصائب و فقر کے طوفان جسے متزلزل نہ کر سکیں۔ حیات انسانی اگر اضطراب و انتشار کا مورد بنی ہو۔ نہ دل میں سکون ہو۔ نہ زبان پر خدا کا نام۔ بد خصلتی۔ بدگوئی۔ بد زبانی ہر روز بد اعمالی جیسی بری صفات انسان سے چمٹی ہوں تو انہیں ایمان کے ثمرات نہیں کہا جا سکتا درخت اگر پھلوں سے پہچانا جا سکتا ہے تو مومن کو جانچنے کا معیار بھی اس کے اعمال ہیں۔ جہاں اعمال کی دلکشی نظر آئے۔ گفتار میں صداقت۔ کردار میں جاذبیت و کشش دکھائی دے تو اسے ایمان کی علامت کہا جا سکتا ہے۔

اس عاشق کے متعلق آپ کیا کہہ سکیں گے جو کسی محبوب کی محبت کا دم بھی بھرے۔ اپنی چرب زبانی سے یہ ثابت کرنے کی کوشش میں بھی مصروف ہو کہ محبوب سے زیادہ اسے کوئی چیز بھی محبوب نہیں لیکن وہ اس کی رضا جوئی کے لئے معمولی سا مفاد بھی قربان نہیں کر سکتا۔ اور شب و روز ان فوائد کو حاصل کرنے کی فکر میں مشغول رہے جو اس کو محبوب کی ذات سے وابستگی کے بعد بھی حاصل ہو سکتے ہیں۔ لیکن وہ اپنے مفاد کی فکر میں ہے ایسی مصنوعی محبت بھی کسی کام کی ہو سکتی ہے۔ دوست احباب اسے مطلب پرستی جان کر کنارہ کشی اختیار کر لیتے ہیں۔

مالک حقیقی سے یہ توقع کی جا سکتی ہے کہ ہم اس کی اور اس کے محبوب پاک کی محبت کا دم بھی بھریں۔ اس کی بندگی کا اعتراف بھی کریں لیکن مالک حقیقی اور اس کے محبوب پاک کے لئے اپنا معمولی سا مفاد قربان کر دینے کے لئے تیار نہ ہوں اس کے دشمن اور اس کے محبوب کے گستاخوں سے ہمارا پیار۔ لین دین میل و رسم صرف اپنے ہی مفاد کیلئے ہو اور پھر ہم توقع ان نوازشوں کی رکھیں جو کسی سچے محب اور عاشق کے لئے ہوتے ہیں۔ یہ ناممکن ہے۔

سوال یہ ہے کہ کیا بندگی کے بھی کچھ تقاضے ہیں یا نہیں؟ کیا عمل کی قوت سے محروم ایمان خدا تعالیٰ کی خوشنودی حاصل کرنے کے لئے کافی ہو سکتا ہے۔ ایمان کا کیا یہی مطلب ہے کہ مسلمان بن کر مسلمانوں کی صفوں میں شامل ہو کر ہمیں جو فوائد حاصل ہو سکتے ہیں ان کے حصول میں تو صبح و شام لگے رہیں لیکن بندگی کے ان تمام تقاضوں کو نظر انداز کر دیں۔ جو ایک مومن کا طرۂ امتیاز ہیں۔ ایسی بندگی سے سوائے اپنے آپ کو دھوکہ دینے کے اور کچھ حاصل ہو نہیں سکتا۔ اور اس طرح کے لوگ جو محض ذاتی مفاد و دنیاوی اغراض حاصل کرنے کے لئے کسی جماعت میں شامل ہو جائیں۔ جماعت کے لئے مفید نہیں ہوتے۔ مشمولیت انہی لوگوں کی قابل اعتماد اور باعث افتخار ہو سکتی ہے جو اخلاص و وفا کے پیکر ہوں۔ ایثار ان کی فطرت میں ہو۔ جماعتی مفاد کے لئے انہیں جو نقصانات اور تکالیف پہنچیں ان سے کبیدہ خاطر نہ ہوں بلکہ تکالیف اور نقصانات کو فخر و مباہات کا موجب سمجھ کر قدم آگے بڑھائیں۔ کم ہمت۔ خود غرض اور دون ہمت لوگ جہاں کہیں بھی ہوں گے ذلت کا سامان بن جائیں گے اور اسلام کے دامن میں تو ایسے خود غرض لوگوں کی کوئی گنجائش نہیں۔ اسلام تو شمشیر مردوں۔ غازیوں اور شہیدوں کا دین ہے اور ایسے ہی لوگوں کو پیار کی نظر سے دیکھتا ہے۔ جو ابدی زندگی کیلئے عارضی زندگی کے ٹھاٹھ باٹھ کو اپنی لات سے ٹھکرا دیں۔

جام محبت

سفر میں نقدی ہی ایک مسافر کا قیمتی سرمایہ ہوا کرتی ہے۔ ساز و سامان کی موجودگی کے باوجود اگر دل جذبات سے خالی ہو تو دشوار گزار راہیں عبور نہیں کی جا سکتیں۔ بعض منازل صرف عقل سے طے کئے جا سکتے ہیں۔ اور بعض میں جذبات کی تندی و تیزی کی ضرورت ہوتی ہے۔ جذبات میں تلاطم موجود نہ ہو تو انجام کی ہلاکت خیزیوں کا تصور دو قدم چلنے کی اجازت نہیں دیتا۔ سینہ جذبات سے معمور ہو اور منزل کی طلب طوفان بن کر ظاہر ہونے لگے تو نظر انجام کی ہولناکیوں پر نہیں ہوتی۔ شوق و ذوق کی فراوانی مشکلات کو آسانیوں میں تبدیل کر دیتی ہے۔ آسان راہیں عقل کے ذریعے طے کی جا سکتی ہیں لیکن مشکلات کے چیلنج چونکہ اٹھتے طوفانوں میں عقل کی مصلحت اندیشیاں کام نہیں دیتیں۔ یہاں پر سرشار جذبات کی ضرورت ہوتی ہے جو خود

مست و سرشار ہوں اور مست و سرشار کر دینے کی صلاحیت رکھتے ہوں۔ آسان راہوں میں عقل کی راہنمائی مقصود ہے۔ وہ آسان کو آسان تر بنا سکتی ہے لیکن مشکلات کے طوفانوں میں گھری ہوئی راہوں میں محبت کے دیوانہ پن ہی کا چراغ جل سکتا ہے۔ ہوش کی راہ کو جوش کے ذریعے نہیں طے کیا جا سکتا ٹھیک اسی طرح جوش کی راہ میں ہوش کے چراغ نہیں جل سکتے۔ یہاں انجام سے بے نیاز محبت ہی کے جذبات کو رہبر بنایا جا سکتا ہے۔ انہی کی رہبری قبول کرنی پڑتی ہے۔ جذبات کی تند و تیز ہوا سفر کے شدائد کم کر دیتی ہے۔ سفر کی سختی محسوس نہیں ہونے دیتی۔ کٹھن سفر مستی کے بغیر طے نہیں ہو سکتا۔ دو قدم چلنے سے دل بیٹھنے لگتا ہے اور حوصلے پست ہو جاتے ہیں۔

مستی سے محروم مسافر سے حوصلہ شکن راہوں میں کسی حیرت انگیز کارنامے کی توقع نہیں کی جا سکتی۔ وہ تھک کر بیٹھ جائے گا۔ یا دو قدم چل کر لوٹ آئے گا۔ مستی رفیق سفر ہو تو لوٹنے کا سوال ہی پیدا نہیں ہوتا۔ دو قدم چل کر لوٹنے کا اندازہ لگانا عقل کا کام ہے۔ محبت کی مستی میں اُٹھا ہوا قدم کبھی واپس لوٹنے کا سوال ہی پیدا نہیں ہوتا۔ محبت و مستی کی فطرت یہی ہے کہ وہ آگے کو قدم بڑھاتی ہے عقل کی طرح پسپائی اختیار نہیں کرتی۔

بدر و حُنین کے حسین مناظر کیا تھے۔ کیا وہ عقل کی کارفرمائیاں تھیں۔ مصلحت اندیشیوں کے نتائج تھے۔ یہاں تو محبت کی وہی مستی کارفرما تھی جو صحابہؓ کو میخانۂ نبوتؐ سے نصیب ہوئی تھی۔ تیر کھا کر مرحبا کی صدائیں زخموں سے چُور ہو کر لبیک کی آوازیں کیا خالی قلب سے نکل رہی تھیں۔ جو معمولی چوٹ کھا کر تلملانے لگتا ہے اور بے بس ہو جاتا ہے یہ حضورؐ کی محبت ہی کی مستی تھی جو زخموں سے چور ہو کر دعا گو بن گئی تھیں، اور ان زخموں کی لذت پر نثار ہو رہی تھی جو اسے راہِ محبت میں پیش آ رہے تھے۔ جب خدا تعالیٰ کسی بندے کو مشکلات سے گذار کر رضا کی منزل عطا کرتا ہے تو اسے اپنی محبت کا جام پلاتا ہے اس کے قلب و جگر میں محبتِ محمدؐ کی جھلک رکھ دیتا ہے۔ محبت کی یہی مستی اُسے ندامت سے بے نیاز کر دیتی ہے۔ تکلیف کا احساس ختم کر دیتی ہے۔

عشقِ مصطفٰےؐ اور محبت مصطفٰےؐ ہو تو عظمتِ مصطفٰےؐ کے لئے خطرات میں کودنا آسان ہو جاتا ہے اور اگر مستی محبت نہ ہو تو معمولی حادثہ بھی جذبات کا نشہ اتار کر رکھ دیتا ہے۔ اور عقل و استدلالات کی اتھاہ گہرائیوں میں گم ہو جاتا ہے۔ نعوذ باللہ

ایمان و محبت

تکمیل ایمان کے لئے تکمیل محبت ضروری ہے۔ ایمان کے نہاں خانوں میں بہار اس وقت آتی ہے جب محبت صدیق ہوتی ہے۔ محبت میں کھوٹ ہو، دنیاوی اغراض ہوں۔ حُبِ جاہ ہو تو یہ محبت رسمی ہوتی ہے اور رسمی محبت ہو تو ایمان میں کھوٹ ظاہر ہو جاتا ہے۔ محبت دنیاوی آلائشوں سے پاک ہو تو ایمان محبت کی آگ سے نکل کر ہی کندن کی طرح چمکے گا۔ یاد رکھئے کہ مصائب و آلام کی آندھیوں میں اسی ایمان کو خطرہ لاحق ہوتا ہے جو رسمی اور رسمی محبت کا حامل ہوتا ہے اور نری عقل کا مقلد ہوتا ہے۔ جس طرح جسم رُوح کے بغیر بیکار ہوتا ہے اور ہر وقت اس کے خراب ہونے کا خطرہ موجود ہوتا ہے۔ ایسے ہی جو ایمان محبت سے خالی ہو نہ تو اس کی صورت دل نُما اور نہ ہی بصیرت خوش نما ہو سکتی ہے۔ اور نہ کوئی اس سے ان صفات کا صدور ممکن ہوتا ہے جو دلوں کو گرماتی ہیں بھلا مردہ آدمی کیا ادائیں دکھا سکتا ہے اور دلوں کو اپنی طرف مائل کر سکتا ہے یہ سب زندگی کی علامات ہیں۔ زندگی اس ایمان میں پیدا ہو سکتی ہے جس کی اساس محبت پر ہو۔ جو محبت کے سرچشمہ سے فیض یاب ہو۔ جسم کی حیات مادی غذا پر منحصر ہے اور دل محبت سے زندگی پاتا ہے۔ ایمان کا مقام دل ہے دماغ نہیں۔ عقل تو ہمیشہ اپنی ہی ادھیڑ اور بُن میں لگی رہتی ہے وہ محبت کا مزہ کیا چکھے گی۔ ایثار محبت کی فطرت ہے عقل کی نہیں عقل تو مفاد پرست ہوتی ہے۔ خود غرضی عقل کی طبیعت میں داخل ہے۔ اپنا گھر اجاڑ کر محبوب کا بول بالا کرنا محبت کا شیوہ ہے۔ محبت سب کچھ نثار کرنے کے بعد بھی راضی واقعات آج بھی منفرد حیثیت رکھتے ہیں۔ جب کہ کسی مسلمان نے

حضورؐ کی زندگی میں اپنے جذبات اپنے مفادات کو حضورؐ کے احکام پر ترجیح دی۔ ان سے کلی بائیکاٹ کر دیا گیا تھا کعبؓ ابن مالک اپنے جذبات کو ترجیح دیتے ہوئے اپنے مفادات کو سامنے رکھتے ہوئے ایک جنگ میں شریک ہونے سے نادانستہ رک گئے۔

باقی آئندہ

بقیہ: سوال و جواب

تورات میں بھی ہے کہ سور مت کھانا۔ اور حقیقۃ الوحی کے صفحہ ۲۹ پر لکھتا ہے کہ

عیسیٰ علیہ السلام اگر آئیں گے تو سور کا گوشت کھائیں گے معاذاللہ ثم معاذاللہ۔

نیز براہین احمدیہ حصہ پنجم کے صفحہ ۱۴۱ کے حاشیہ پر مرزا قادیانی نے لکھا کہ

عیسیٰ علیہ السلام کے کشمیر چلے جانے کے بعد پولوس نے ان کی تعلیمات میں تحریف کر کے خنزیر جیسے ابدی حرام جانور کو حلال کر دیا۔

فرمایئے۔ خود ہی مرزا نے لکھا کہ شریعت موسوی میں خنزیر کا گوشت ابدی حرام ہے اور پھر خود لکھا کہ وہ یعنی عیسیٰ علیہ السلام دوبارہ آئیں گے تو سور کا گوشت کھائیں گے معاذ اللہ ثم معاذ اللہ۔

ایک چیز جو با قرار مرزا عیسیٰ علیہ السلام کی شریعت میں جائز نہیں اس کی نسبت عیسیٰ علیہ السلام کی طرف کرنا توہین نبوت ہے یا نہ۔ حقیقۃ الوحی صفحہ ۲۱ کی عبارت یہ ہے۔

یہ بات بالکل غیر معقول ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد کوئی ایسا نبی آنے والا ہے کہ جب لوگ نماز کے لئے مساجد کی طرف دوڑیں گے تو وہ کلیسا کی طرف بھاگے گا۔ اور جب لوگ قرآن شریف پڑھیں گے تو وہ انجیل کھول بیٹھے گا اور جب لوگ عبادت کے لئے بیت اللہ کی طرف منہ کریں گے تو وہ بیت المقدس کی طرف متوجہ ہو گا۔ اور شراب پئے گا اور سور کا گوشت کھائے گا۔ معاذ اللہ ثم معاذ اللہ اور اسلام کے حلال اور حرام کی کچھ پرواہ نہیں رکھے گا۔ کیا کوئی عقل تسلیم کر سکتی ہے کہ اسلام کے لئے یہ مصیبت کا دن بھی باقی ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد کوئی نبی ایسا بھی آئے گا

بقیہ: انگریز کا خود کاشتہ پودا

لکھتا ہے۔ کہ صاحبزادہ عبداللطیف کو اس لئے قتل کر دیا گیا کہ وہ جہاد کے خلاف تعلیم دیتا تھا۔ اور حکومت افغانستان کو خطرہ لاحق ہو گیا تھا کہ اس سے افغانوں کا جذبہ حریت کمزور پڑ جائے گا۔ اور اس پر انگریزوں کا اقتدار چھا جائیگا۔ الفضل ۱۷ اگست ۱۹۲۵ء اس تحریر میں آگے چل کر لکھا اگر ہمارے آدمی افغانستان میں خاموش رہتے اور وہ جہاد کے باب میں جماعت احمدیہ کے مسلک کو بیان نہ کرتے تو شرعی طور پر ان پر کوئی اعتراض نہ تھا۔ مگر وہ اس بڑھے ہوئے شوق کا شکار ہو گئے جو انہیں حکومت برطانیہ کے متعلق تھا اور وہ اسی ہمدردی کی وجہ سے مستحق سزا ہو گئے جو قادیان سے لیکر گئے تھے۔ ایضاً الفضل ۱۷ اگست ۱۹۲۵ء)

قارئین کرام خط کشیدہ جملہ کو بار بار پڑھیئے۔ کہ قادیانی سٹیٹ کا عیار و شاطر سربراہ حقیقت کا اظہار کئے بغیر نہ رہ سکا۔ کہ حکومت برطانیہ کیساتھ عقیدت اور لگاؤ تھا۔ اور کیوں نہ ہو اس لئے کہ نام نہاد مسیح موعود،، آسمانی نور تھے اور ملکہ وکٹوریہ زمینی نور اور نور کو نور کھینچتا ہے۔ اور اس حقیقت کا اظہار خود مرزا صاحب نے کیا ہے۔ تو جماعت کو ملکہ وکٹوریہ اور انگریز حکام کیساتھ گہری عقیدت و محبت تھی۔

نیز ملا عبدالحکیم، اور ملا نور علی قادیانی سے ایسی دستاویزات پکڑی گئیں جن سے معلوم ہوتا تھا کہ وہ انگریزی حکومت کے نمک خوار اور افغان حکومت کے باغی اور غدار ہیں۔ چنانچہ روزنامہ الفضل نے افغان اخبار امان افغان کے حوالہ سے اس بیان کو فخریہ طور پر شائع کیا۔ بلکہ مرزا محمود نے اپنے اس سپاسنامہ میں جو ۱۹ فروری ۱۹۲۲ء کو پرنس آف ویلز کو پیش کیا تھا ان واقعات کو پیش کیا اور ظاہر کیا کہ سب قربانیاں انگریزی حکومت کے ساتھ اخلاص اور وفاداری کا نتیجہ ہیں۔

غلط فہمی

دراصل مرزا غلام احمد قادیانی کو غلط فہمی اس لئے ہوئی کہ انگریزی حکومت کا ظاہری دبدبہ اور ہیبت اور حدود سلطنت کی وسعت سے یہ سمجھ بیٹھے کہ شاید انگریزی حکومت کو کبھی زوال نہیں آئیگا۔ بظاہری اقتدار سے وفاداری کا اظہار انکی قسمت کو اپنی قسمت سے وابستہ کرنا ایک بہت بڑی سیاسی دور بینی اور اعلیٰ درجہ کی فراست کی بات تھی لیکن انہیں یہ معلوم نہیں تھا کہ ان کی وفات کے بعد نصف صدی نہیں گذرنے پائیگی کہ انگریزی سلطنت جسے وہ ظل اللہ اور دولت دین پناہ سمجھتے تھے۔ برعظیم پاک و ہند سے اس طرح رخصت ہو جائیگی کہ گویا اس کا وجود بھی نہ تھا بلکہ ساری دنیا سے اسکا ستارہ اقبال ہمیشہ کے لئے غروب ہو جائیگا۔

بقیہ: مسئلہ ختم نبوت

اس کی ایک ایک اینٹ ایک ایک نبی کا وجود ہے حضرت نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی دنیا میں تشریف آوری سے پہلے نبوت کا محل بن چکا تھا۔ صرف ایک اینٹ کی جگہ باقی تھی اس محل کی آخری اینٹ حضورؐ کا وجود گرامی ہے حضورؐ نے نبوت کے محل کو مکمل کر دیا۔ اب اس میں کسی نئی اینٹ کی کوئی جگہ نہیں۔ تو حضورؐ کے بعد کوئی نیا نبی پیدا نہیں ہو سکتا۔ اس واضح تمثیل سے ثابت ہوا کہ خاتم النبیین کے معنی آخری نبی ہی ہیں۔ پس سید الاولین والآخرین شفیع المذنبین، خاتم النبیین، رحمۃ للعالمین، حضرت محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم آخری نبی ہیں۔

بقیہ: سفر معراج

بغیر خاوند کی اجازت کے دوسرے بچوں کو دودھ پلانے والی عورتوں کا حال

میں نے ایسی عورتوں کو دیکھا جن کے پستان آگ کی بیڑیوں سے مقید تھے میں نے دریافت کیا اے برادرم جبرئیل یہ کون ہیں؟ تو انہوں نے کہا کہ یہ وہ عورتیں ہیں جو اپنے خاوند سے اجازت لئے بغیر دوسروں کی اولاد کو دودھ پلاتی تھیں۔

بے پردہ عورتوں کا حال

میں نے بالوں سے لٹکتی ہوئی عورتیں بھی دیکھیں جن کے دماغ ابلتی ہوئی ہانڈی کی طرح ابل رہے تھے میں نے جبرئیل علیہ السلام سے دریافت کیا اے برادرم جبرئیل علیہ السلام! یہ کون ہیں؟ تو انہوں نے کہا یہ بے پردہ عورتیں ہیں جو غیر مردوں کو اپنے بالوں کی نمائش کراتی تھیں۔

نماز میں سستی کرنے والی عورتوں کا حال

آپؐ نے فرمایا میں نے ایسی عورتیں بھی دیکھیں جن کے

پاؤں زبان سے پیوست تھے اور پستان پیشانیوں سے میں نے دریافت کیا اے برادرم جبرئیل (علیہ السلام) یہ کون عورتیں ہیں تو انہوں نے بتایا کہ یہ وہ عورتیں ہیں جو اچھی طرح مجلس اختیار نہیں کرتی تھیں اور نہ ہی اچھی طرح وضو کرتی تھیں ناپاک کپڑوں ناپاک جسموں والی عورتیں جو حیض و جنابت تک کا غسل نہیں کرتی تھیں۔ اور نماز و روزہ میں اس قدر سست روی کا مظاہرہ کرتیں کہ نماز فوت ہو جاتی۔

اجرت لے کر پیٹنے والی عورتوں کا حال

اور میں نے ایسی عورتوں کو دیکھا جن کے سروں پر کو تارکول تھا اور سانپ انہیں ڈس رہے تھے۔ میں نے پوچھا اے میرے بھائی اے جبرئیل (علیہ السلام) یہ کون عورتیں ہیں؟ انہوں نے بتایا کہ یہ اجرت لیکر میت پر واویلا کرنے والی عورتیں ہیں اللہ تعالیٰ کی منع کردہ چیزوں کو کرتی رہی ہیں اور یہ توبہ کئے بغیر مرگئیں۔

یتیموں کا مال کھانے والوں کا حال

میں نے گرمی کی لپیٹ اور آگ میں کچھ مردوں اور عورتوں کو دیکھا اس کی گنگناہٹ کی آواز ان کے پیٹوں سے آرہی تھی آگ ان کے مقعد سے داخل ہو کر ان کے مونہوں سے باہر نکل آتی میں نے دریافت کیا اے برادرم جبرئیل (علیہ السلام) یہ کون لوگ ہیں؟ تو انہوں نے بتایا کہ یہ وہ لوگ ہیں جو ناحق یتیموں کے مال کھاتے تھے تو وہ اپنے پیٹوں میں آگ ہی کھاتے رہے اور انہیں آگ میں ڈالا جائے گا۔

شکلوں کو تبدیل کرنے والوں کا حال

میں نے مسخ شدہ عورتوں کو دیکھا جن کے جسم کوتار کی طرح سیاہ تھے تو میں نے دریافت کیا اے جبرئیل علیہ السلام یہ کون عورتیں ہیں؟ تو انہوں نے بتایا کہ وہ عورتیں ہیں جو بالوں کو رنگتیں اور اللہ تعالیٰ کی بنائی ہوئی شکل و صورت کو تغیر کرتی تھیں۔ وہ مرد بھی ذرا اپنی آخرت کا خیال کریں جو عورتوں کی طرح اپنی شکل و صورت بناتے ہیں۔ اسی طرح اس دور کی وہ عورتیں اپنی قبر کا خیال کریں جو فیشن کی وجہ سے دین سے دور ہو چکی ہیں)

نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا میں نے دوزخ کی آگ اور اس کی ہولناکیوں اور عذاب کو شدید پایا سخت پتھر اور لوہا بھی اس کی برداشت کی طاقت نہیں رکھتے تھے۔ اور میں نے اس میں خوفناک چیزیں دیکھیں۔ ان کے دیکھنے سے میرے ضعیف اور ناتواں اعضیوں کی وجہ سے مجھے گھبراہٹ ہوئی۔ میں نے دیکھا کہ ان عذابوں میں مبتلا اکثر عورتیں تھیں پھر دارو غہ نے جہنم کا دروازہ بند کر دیا۔ اور وہ اپنی سابق حالت میں ہو بیٹھا۔

میرے معزز قارئین کرام! آپ نے خود نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی پیاری زبان سے دوزخ کا حال سن لیا۔ جسے نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے دوزخ کا آنکھوں دیکھا حال امت کو بتا دیا اب امت کا کام ہے۔ جن لوگوں کو نبی اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے عذاب میں دیکھا جن گناہوں کی وجہ سے عذاب دیا گیا۔ ان گناہوں سے بچیں قابل صد احترام قارئین کرام! بعض لوگ غلط کام کرتے ہیں اگر ان کو منع کیا جائے تو وہ کہتے ہیں۔ ابھی تو جوانی ہے جب بوڑھے ہوں گے توبہ کر لیں گے۔

میں ایسے لوگوں سے گذارش کروں گا کہ اس زندگانی کا کوئی بھروسہ نہیں جب خدا کا حکم آئے گا۔ موت آجائے گی پھر نہ جوانی بچائے گی نہ سرمایہ بچائے گا۔

معزز قارئین کرام! جب نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے دوزخ کی سخت آگ کو دیکھا تو ہم گناہ گاروں کی وجہ سے آپؐ کو پریشانی لاحق ہوئی، موت کے وقت نبی کریمؐ نے امت کو یاد رکھا قیامت کے دن بھی یاد رکھیں گے۔

آپؐ نے تو کسی وقت بھی ہمیں نہیں چھوڑا اب ہم پر بھی لازم ہے کہ ہر آن نبی پاکؐ کو یاد رکھیں ان کے بتائے ہوئے طریقوں پر چلیں ان کے دشمنوں کو اپنا اصلی دشمن سمجھتے ہوئے ان کا مقابلہ کریں ان سے اگر مقابلہ نہیں کر سکتے تو کم از کم ان سے ہر قسم کے تعلقات ختم کر دیں

مسلمانو سچے دل سے توبہ کرو۔ آئندہ سے پختہ عزم کر لو کہ ہم نبی کریمؐ کے نقش قدم پر چلیں گے۔ مسلمانوں پر لازم ہے کہ وہ گستاخ رسولؐ کا بائیکاٹ کریں

جو شخص نبی پاکؐ کا غدار ہے وہ تمہارے لئے کبھی وفادار نہیں ہو سکتا۔ غداروں سے ہوشیار ہو جائیں!

اللہ پاک ہمیں صحیح کام کرنے کی توفیق عطا فرمائے اور برے کاموں سے بچنے کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین۔

بقیہ: آپ کے مسائل

س: حضرت تیسری اور چوتھی رکعت فرض نماز میں الحمد پڑھنا سنت ہے یا واجب ہے وضاحت فرمادیں۔

ج: فرض نماز کی تیسری اور چوتھی رکعت میں سورۂ فاتحہ سنت ہے

کہنے سے طلاق ہوگئی

س: میرے شوہر ۹ سال سے امریکہ گئے ہوئے ہیں اور میری شادی کو سات سال ہوئے ہیں وہاں جا کر انھوں نے ایک سال تک ہر ماہ ٹیلفون کرتے تھے لیکن بعد میں پتہ نہیں کیا ہوا جو انھوں نے فون کرنا بھی بند کر دیا میرے پاس نہ ان کا کوئی پتہ تھا نہ ایڈریس تھا جو میں ان سے بات کرتی تھی کوشش کے بعد کبھی مجھے پتہ ملتا تو میں ٹیلفون کرتی تو مجھے کبھی بھی صحیح طرح سے جواب نہیں دیتے اور چھ سال سے مجھے کچھ خرچہ بھی نہیں بھجایہ مجھے اب تو اُسے میری پروہ ہی نہیں تھی مولانا صاحب میں بہت پریشان تھی اسی دوران میں نے اٹھائیس جولائی ۱۹۹۰ء کو ٹیلفون کیا تو انھوں نے ٹیلفون اٹھایا اور مجھے طلاق دیدی ایک دفعہ طلاق کا لفظ استعمال کیا کہ میں نے تجھے طلاق دیدی ہے۔ اس لئے کہ ایک سال سے ان کی طبیعت خراب تھی تو مجھے فکر ہو رہی تھی اس لئے میں نے ان کی طبیعت کے بارے پوچھا تو مجھے جھڑک دیا اور کہنے لگے تم دوسری شادی کرلینا میں اب نہیں آؤں گا میں نے بہت آرام سے گفتگو کی کہ آپ مجھے وہاں بلالیں تو کہنے لگے نہیں میں تجھے نہیں بلاؤں گا اور میں نے طلاق دے دی ہے اور تجھے کاغذات بھیج دونگا ابھی تک مجھے کاغذات بھی نہیں ملے کیا ایک دفعہ طلاق کہنے سے طلاق ہو جاتی ہے اور میرے اوپر عدت شروع ہوگی اور عدت کی کتنی مدت ہے کیونکہ کبھی بھی مجھے تو اس نے پوچھا ہی نہیں اور نہ کبھی خبر لی ہے؟

ج: آپ کو طلاق ہو چکی ہے خواہ وہ طلاق نامہ بھیجے یا نہ بھیجے لیکن اس سے طلاق نامہ منگوا لینا بہتر ہے۔ جس دن اس نے کہا کہ طلاق دے دی ہے اسی دن سے آپ کی عدت شروع ہوگئی اس کے بعد جب آپ تین بار ایام سے پاک ہو جائیں تو عدت ختم ہو جائے گی (کیونکہ عدت تین حیض ہے) آپ کو پریشان ہونے کے بجائے اللہ تعالیٰ کا شکر کرنا چاہئے کہ اس نے طلاق دے دی آپ عدت کے بعد عقد کر کے عزت کی زندگی بسر کریں!

آنجہانی مرزا قادیانی

مرد تھا یا عورت

آپ خود فیصلہ کریں

ناظرین کرام

حضرت آدم علیہ السلام سے ہمارے نبی خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وسلم تک اللہ تعالیٰ کے جتنے بھی انبیاء کرام علی نبینا وعلیہم السلام اس دنیا میں تشریف لائے۔ تمام کے تمام انسان بھی تھے مرد بھی تھے اور آخری زمانہ میں پیدا ہونے والے حضرت امام مہدی علیہ الرضوان بھی مرد ہی ہوں گے اور کسی اللہ کے رسول اور نبی نے آج تک عورت ہونے کا دعویٰ نہیں کیا مگر انگریز کے خود کاشتہ پودا مرزا غلام قادیانی نے جو اپنے دعویٰ کے مطابق نبوت سے تو صرف عورت ہونے کا ہی دعویٰ نہیں کیا بلکہ عورت کے جملہ لوازمات حیض، حمل، درد زہ، بچہ جننے وغیرہ کو بھی اپنے لئے ثابت کیا ہے۔ جیسا کہ ان مختصر اور چند حوالہ جات سے کو ان کے دعاوی کا ثبوت ملتا ہے۔

مرزا جی کو حمل ہوگیا

مرزا مریم تھا

مرزا جی کو حیض

مرزا کو درد زہ

مرزا کا وضع حمل

مرزا سے خدا کا بیٹا

مرزا جی کو سزا

از طرف: عالمی مجلس تحفظ ختم نبوۃ
مرکزی دفتر حضوری باغ روڈ ملتان
فون نمبر ۴۰۹۷۸

KHATME NUBUWWAT (AN INTERNATIONAL WEEKLY MAGAZINE)
Registered No. M-160

عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے منصوبے اور پروگرام

اہل خیر حضرات سے امیر مرکزیہ حضرت مولانا خواجہ خان محمد صاحب مدظلہ کی

اپیل

عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کا ادارہ آنجناب کیلئے کسی تعارف کا محتاج نہیں۔ اسلام کی دعوت وتبلیغ، ناموس ختم نبوت کی پاسبانی، قادیانی قزاقوں کی سرکوبی، باطل قوتوں کا مقابلہ مجلس کا عظیم اور مقدس مقصد ہے۔ قادیانی زندیقوں نے جب سے اپنا مستقر لندن منتقل کیا ہے۔ پوری دنیا کے مسلمانوں کو گمراہ کرنے کیلئے اربوں کھربوں کے منصوبے اور پروگرام شروع کر دیئے ہیں جس سے عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کی ذمہ داریوں میں کئی گنا اضافہ ہوگیا ہے۔ اندرون ملک و بیرون ملک مجلس کے مبلغ، دفاتر، مدارس، مساجد ان ذمہ داریوں سے عہدہ برآ ہونے کیلئے وقف ہیں مجلس کا سالانہ میزانیہ کئی لاکھ ہے۔ اردو، انگریزی، عربی اور دوسری زبانوں میں لاکھوں روپے کا صرف لٹریچر اندرون و بیرون ملک مفت تقسیم کیا جاتا ہے۔ جامع مسجد ربوہ، دار المبلغین ربوہ، جامع مسجد کراچی اور دیگر شہروں میں مجلس کے تعمیراتی منصوبے تشنہ تکمیل ہیں۔ جبکہ لندن اور دوسرے ممالک میں بھی دفاتر قائم کیے جا چکے ہیں۔ اندرون و بیرون ملک قادیانیوں کے ساتھ مقدمات کی وجہ سے مجلس کی ذمہ داریاں بہت بڑھ گئی ہیں۔ ختم نبوت کی خدمت اور مالی اعانت اور اللہ تعالیٰ کی رضا جوئی اور آنحضرت ﷺ کی شفاعت کا ذریعہ ہے۔ آنجناب سے توقع رکھتے ہیں کہ اس کار خیر میں ضرور شریک ہوں گے اور اپنے عطیات، زکوٰۃ، صدقہ اور دیگر صدقات و عطیات وغیرہ میں مجلس کا زیادہ حصہ رکھیں گے۔

واجرکم علی اللہ۔ والسلام علیکم ورحمۃ اللہ

(فقیر) خان محمد
امیر مرکزی
عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت

رقم بھیجنے کا پتہ

عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت (پاکستان)
حضوری باغ روڈ۔ ملتان

عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت (کراچی)
جامع مسجد باب الرحمت پرانی نمائش کراچی نمبر ۱۱۹۷۱